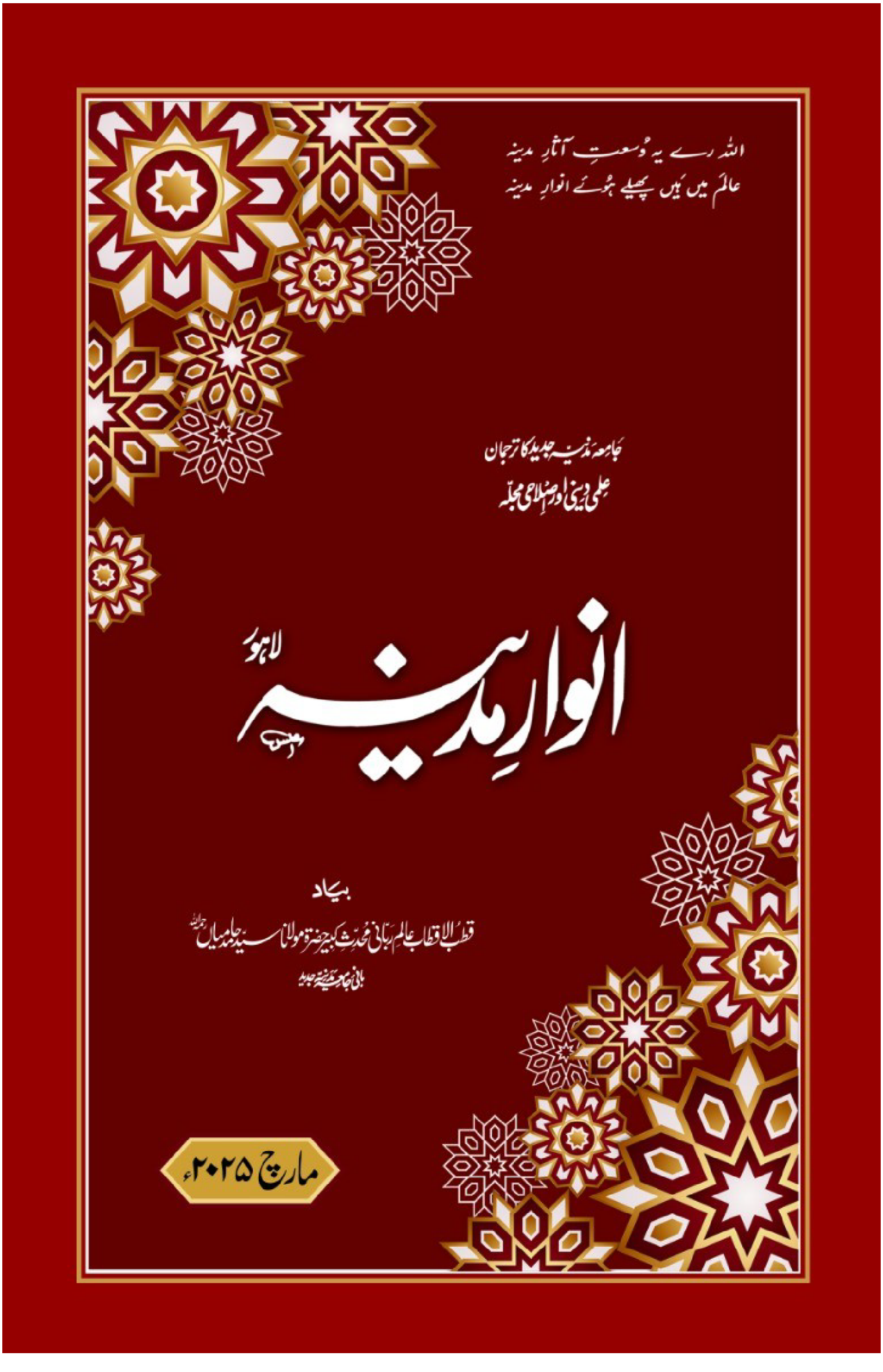

اللہ رے یہ وُسعتِ آثارِ مدینہ
عالَم میں ہیں پھیلے ہُوئے انوارِ مدینہ
جامعہ مدنیہ جدید کا ترجمان
علمی دینی اور اِصلاحی مجلہ
انوارِ مدینہ
لاہور
بیاد
قطبُ الاقطاب عالم ربانی مُحدّث کبیر حضرۃ مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ
بانیٔ جامعہ مدنیہ جدید
مارچ ۲۰۲۵ء

ماہنامہ

انوار مدینہ

شمارہ : ۳	رمضان المبارک ۱۴۴۶ھ / مارچ ۲۰۲۵ء	جلد : ۳۳

نائب مُدیر	مُدیر اعلیٰ
سیّد مسعود میاں	سیّد محمود میاں

بدلِ اشتراک

پاکستان فی پرچہ 50 روپے......سالانہ 600 روپے

سعودی عرب، متحدہ عرب امارات.....سالانہ 90 ریال

بھارت، بنگلہ دیش .... سالانہ 25 امریکی ڈالر

برطانیہ، افریقہ .... سالانہ 20 ڈالر

امریکہ .... سالانہ 30 ڈالر

جامعہ مدنیہ جدید کی ویب سائٹ اور ای میل ایڈریس

www.jamiamadniajadeed.org

jmj786_56@hotmail.com

Whatsapp: +92 333 4249302

ترسیلِ زر و رابطہ کے لیے

''جامعہ مدنیہ جدید'' محمد آباد 19 کلومیٹر رائیونڈ روڈ لاہور

رابطہ نمبر : 0333-4249302

موبائل : 0333 - 4249301

موبائل : 0345 - 4036960

موبائل : 0323 - 4250027

جازکیش نمبر : 0304 - 4587751

دارُالافتاء کا ای میل ایڈریس اور وٹس ایپ نمبر

darulifta@jaiamadniajadeed.org

Whatsapp : +92 321 4790560

مولانا سیّد رشید میاں صاحب طابع و ناشر نے شرکت پرنٹنگ پریس لاہور سے چھپوا کر

دفتر ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' نزد جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور سے شائع کیا

اس شمارے میں

حرفِ آغاز		۴
درسِ حدیث	حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ	۶
سیرتِ مبارکہ ...... مقاصدِ بعثت، فرائضِ نبوت	حضرت اقدس مولانا سید محمد میاں صاحبؒ	۱۰
چہل احادیث متعلقہ رمضان وصیام	حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب بلند شہریؒ	۲۲
مقالاتِ حامدیہ .... مسائلِ زکٰوۃ	حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ	۳۱
روزہ کی روحانی، جسمانی اور اجتماعی خصوصیات	حضرت مولانا محی الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۳۹
تربیتِ اولاد قسط : ۲۴	حضرت اقدس مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ	۴۵
تکمیل بخاری شریف	حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب	۵۰
نتائج سالانہ امتحان دورہ حدیث شریف ۱۴۴۶ھ		۶۰
اخبار الجامعہ	مولانا انعام اللہ خان صاحب	۶۳
وفیات		۶۴

شبِ قدر کی دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ شبِ قدر کون سی ہے تو (اس رات) میں کیا دعا کروں ؟
آپ نے فرمایا (دعا میں) یوں کہنا

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

اے اللہ ! تو معاف کرنے والا ہے معافی کو پسند فرماتا ہے لٰہذا مجھے معاف فرما دے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ آغاز

سیّد محمود میاں

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ !

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَالَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِیْھَا قَالَ فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّہٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِیْقِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ؟ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ [1]

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ، نبی علیہ السلام سے روایت فرماتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ راستوں (کے کناروں) پر بیٹھنے سے احتراز کرو ! صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ! ہم (حالاتِ حاضرہ اور دیگر امور پر) ان مجالس میں گفتگو کر تے ہیں اور یہ ہماری (سماجی) ضرورت ہے ارشاد فرمایا اگر تم ان مجالس سے نہیں رک سکتے تو پھر راستہ کا حق ادا کرو عرض کیا یارسول اللہ ﷺ راستہ کا حق کیا ہے ؟

---

[1] مشکوۃ المصابیح کتاب الاداب رقم الحدیث ۴۶۳۹

ارشاد فرمایا نگاہ نیچی رکھو (بلا وجہ آتے جاتے مرد و زن کو تکتے نہ رہنا چاہیے) اور (کسی کو) اذیت پہنچانے سے باز رہنا (کہ گزرنے والوں پر راستہ تنگ کردو کہ ٹریفک کی روانی متاثر ہو جائے ، کوڑا کرکٹ یا چھلکے وغیرہ ڈال دو) اور (گزرنے والے سلام کریں تو) سلام کا جواب دو اور اچھی بات کا حکم دو اور بری بات سے روک دو''

اور ایک روایت میں ہے کہ '' (گم کردہ راہ کی) راہنمائی کرو'' [۱]

ایک اور روایت میں ہے کہ ''مصیبت زدہ پریشان حال کی مدد کرو (جیسے کہ سڑک حادثات کے موقع پر ضرورت پیش آجاتی ہے) اور بھٹکے ہوئے کی راہنمائی کرو'' [۲]

ان احادیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو اور ان کے ذریعہ بعد میں آنے والی امت کو سماجی و معاشی آداب اور ٹریفک قوانین وضوابط سکھلائے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے ، آمین !

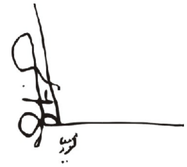

---

[۱] مشکوۃ المصابیح کتاب الاداب رقم الحدیث ۴۶۴۰ [۲] مشکوۃ المصابیح رقم الحدیث ۴۶۴۱

علٰی حبیبک خیر الخلق کلھم — درسِ حدیث — مولای صل وسلم دائما ابدا

قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں نور اللّٰہ مرقدہٗ کا مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' شارع رائیونڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔ (ادارہ)

کثرتِ استغفار قرب کا ذریعہ

(درسِ حدیث ۳۱۴ ۵؍جولائی ۱۹۶۸ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ !

آقائے نامدار ﷺ کے ایک صحابی حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا کہ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیَ الدُّنْیَا بِھٰذِہِ الْاٰیَۃِ ﴿ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ ﴾ یعنی میں یہ نہیں پسند کرتا کہ اس آیت کے بدلے مجھے ساری دنیا ملے، آیت کا ترجمہ یہ ہے : اے میرے بندو ! جنہوں نے اپنے نفس پر زیادتیاں کی ہیں حق تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا ﴿ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ تمام گناہ بخش دیں گے ﴿ اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴾ بے شک وہی بخشش اور نہایت رحم والا ہے !

آقائے نامدار ﷺ کا یہ ارشاد سن کر ایک صحابی نے دریافت فرمایا کہ فَمَنْ اَشْرَکَ یعنی جو شرک کرے اس کے بارے میں کیا حکم ہے ؟ فَسَکَتَ النَّبِیُّ ﷺ پس نبی اکرم ﷺ یہ سن کر خاموش ہوئے ثُمَّ قَالَ اَلَا وَمَنْ اَشْرَکَ [1] تھوڑی دیر بعد ارشاد فرمایا کہ ہاں وہ بھی جس نے شرک کیا ہو اور بعد میں تائب ہو چکا ہو ! !

[1] مشکوۃ المصابیح کتاب الدعوات رقم الحدیث ۲۳۶۰

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ اس بندے کو بہت پسند فرماتے ہیں جو کامل الایمان ہو اور اس سے گناہ ہو جاتا ہو اور وہ توبہ بار بار کرتا ہو !

مقصد یہ ہے کہ گناہ تو سب سے ہوتا ہی رہتا ہے ہاں جو گناہوں سے توبہ کرتے ہیں وہی خدا کے عزیز اور مقرب بندے ہوتے ہیں، گویا توبہ و استغفار بندے کو حق تعالیٰ کا مقرب بنا دیتے ہیں اس لیے تقرب اِلی اللہ کے حصول کے لیے بندگانِ خدا کثرت سے استغفار کرتے ہیں ! !

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آقائے نامدار ﷺ حق تعالیٰ سے یہ دعا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوْا وَاِذَا اَسَاؤُوا اسْتَغْفَرُوْا [1] یعنی یا اللہ ! مجھے ان لوگوں میں سے کردے کہ جب وہ اچھے کام کریں تو وہ خوش ہوں اور جب کوئی برائی کر بیٹھیں تو توبہ و استغفار کریں ! گویا یہ تعلیم دی کہ تم خدا سے یہ دعا کرتے رہو تاکہ خدا تعالیٰ تمہاری حالت یہ کردے کہ نیکی کرو تو دل کو ٹھنڈک پہنچے اور گناہ کرو تو بے چینی اور ندامت پیدا ہو ! !

بھاگوان انسان :

ایک حدیث شریف میں ہے کہ جناب رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ طُوْبٰی لِمَنْ وَجَدَ فِیْ صَحِیْفَتِہٖ اسْتِغْفَارًا کَثِیْرًا [2] یعنی وہ شخص بہت خوش قسمت ہے جو قیامت کے روز اپنے صحیفے (نامۂ اعمال) میں بہت زیادہ استغفار پائے !

بری موت سے پناہ :

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بخشتے رہتے ہیں جب تک حجاب واقع نہ ہو ! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا کہ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْحِجَابُ اے اللہ کے رسول ﷺ حجاب کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَھِیَ مُشْرِکَۃٌ [3]

---

[1] مشکوۃ المصابیح کتاب الدعوات رقم الحدیث ۲۳۵۷ [2] ایضًا ۲۳۵۶ [3] ایضًا ۲۳۶۱

کہ حجاب سے مراد یہ ہے کہ کسی کی موت شرک کی حالت میں واقع ہو جائے !

ذات وصفات سے متعلق عقیدہ :

جنابِ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو آدمی حق تعالیٰ کے سامنے ایسے حال میں آئے کہ دنیا میں کسی کو حق تعالیٰ کے برابر نہ جانا ہو پھر اس پر پہاڑ جیسے گناہ ہوں تو اللہ تعالیٰ آخر کار اسے بخش دیں گے[1] تو اللہ تعالیٰ کو اس دنیا میں پہچان لینا بہت بڑی نعمت اور سعادت ہے، خدا تعالیٰ سے متعلق عقیدہ اگر ٹھیک نہ ہو تو سب کچھ بیکار ہوتا ہے کوئی عمل معتبر نہیں ہوتا، تمام انبیائے کرام نے یہی تعلیم دی ہے ! انسان پر لازم ہے کہ حق تعالیٰ کے برابر کسی کو نہ سمجھے، اسلام نے یہی بتایا ہے کہ خدا جیسا کوئی نہیں، نہ ذات میں نہ صفات میں، نہ اس جیسی ذات کسی کی ہے نہ اس جیسے صفات کسی کے ہیں، خدا جیسا سننے والا ہے ویسا کوئی دوسرا سننے والا نہیں، خدا جیسا دیکھنے والا ہے ویسا کوئی دیکھنے والا نہیں، وہ ہر چیز سے بلند و بالا ہے ﴿ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ ﴾

دل کی سیاہی، مثال سے وضاحت :

گزشتہ درس میں دل کی سیاہی کا ذکر آیا تھا اس کے متعلق یہ سمجھ لیجیے کہ دل کی سیاہی (جس کا حدیث شریف میں ذکر ہے) ہمیں ان ظاہری آنکھوں سے نظر آنی مشکل ہے اگر دل کو کھول کر بھی دیکھا جائے تو بھی نظر نہ آئے گی ! لیکن حقیقت وہ ہے جو جنابِ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمائی اگرچہ ہمیں نظر نہ آسکتی ہو ! اور اس کی مثال یہ ہے کہ انسان کے دماغ میں سفیدی، سیاہی، سبزی وغیرہ کے تمام خاکے جو اس نے دیکھے ہوں قوتِ حافظہ میں محفوظ رہتے ہیں یہ ایسی حقیقت ہے جو دن رات ہر آدمی آزماتا ہے پھلوں پھولوں کے خیال کے ساتھ ان کے رنگ یاد آجاتے ہیں ! آدمیوں کے ساتھ ان کے رنگ یاد آجاتے ہیں جن میں کپڑوں کی سفیدی، چہرہ کی سرخی، بالوں کی سیاہی وغیرہ سب یاد آتے ہیں

---

[1] مشکوۃ المصابیح کتاب الدعوات رقم الحدیث ۲۳۶۲

گویا یہ سب دماغ کے خزانے میں محفوظ ہیں حالانکہ اگر کسی دماغ کو کھول کر دیکھا جائے تو ان میں سے کوئی بھی چیز موجود نظر نہ آئے گی ! تو اگر دماغ کھولنے والا یہ کہے کہ یہاں تو کوئی نقشہ یا رنگ نظر نہیں آرہا اس لیے میں یہ نہیں مانتا کہ ذہن میں سیاہی یا سفیدی کا عکس ہوا کرتا ہے بھلا یہ چیزیں دماغ میں محفوظ رہا کرتی ہیں ! ؟ تو ایسے آدمی کو بڑا بے عقل کہا جائے گا کیونکہ اگر دماغ میں کوئی خاکہ نہ ہوا کرتا اور کسی رنگ کا عکس دماغ میں نہ ہوتا تو آدمی ایک آدمی کو دیکھ کر دوبارہ نہ پہچان سکتا، اپنے گھر سے نکلتا تو گھر واپس نہ آسکتا اور واپس آ بھی جاتا تو اپنے گھر والوں کو نہ پہچانا کرتا، ہر دفعہ نیا تعارف کرانا پڑتا [1] تو دماغ کی قوتوں کے خزانہ میں لامحالہ رنگین عکس کا وجود ماننا پڑے گا جیسے کہ ہر وقت تجربہ سے ثبوت ملتا رہتا ہے اور ہر پڑھا لکھا اور جاہل اس بات کو سمجھ سکتا ہے بالکل اسی طرح ایک واقعی اور حقیقی سیاہی وسفیدی دلوں پر آتی ہے اور اس کا تعلق گناہ اور نیکی سے ہوا کرتا ہے وہی حدیث شریف میں بیان فرمائی گئی ہے ! !

(مطبوعہ ماہنامہ انوارِ مدینہ جنوری ۲۰۱۷ء بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۵/جولائی ۱۹۶۸ء)

قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں نور اللّٰہ مرقدہٗ

کے آڈیو بیانات (درسِ حدیث) جامعہ کی ویب سائٹ پر سنے اور پڑھے جاسکتے ہیں

https://www.jamiamadniajadeed.org/bayanat/bayan.php?author=1

[1] اور دوسری طرف یہی حال باقی گھر والوں کا بھی ہوا کرتا تو کیا ہوتا ! ! ؟ (محمود میاں غفرلہٗ)

سیرتِ مبارکہ

مقاصدِ بعثت ، فرائضِ نبوت اور تکمیل

سیّد الملة و مؤرخ الملة حضرت مولانا سیّد محمد میاں صاحبؒ کی تصنیفِ لطیف

سیرتِ مبارکہ " محمد رسول اللّٰہ " ﷺ کے چند اوراق

✿ ✿ ✿

(٤) تزکیہ

﴿ وَيُزَكِّيْهِمْ ﴾ " ان کو مانجھتا ہے "[۱] " ان کو سنوارتا ہے "[۲]

ظاہر ہے دوسرا ترجمہ زیادہ حاوی، جامع اور واقعہ اور حقیقتِ حال کے زیادہ مطابق ہے[۳]

کیونکہ آنحضرت ﷺ نے اہلِ ایمان کو صرف مانجھا ہی نہیں بلکہ ان کو آراستہ بھی کیا ہے، ان کو حسین اور جمیل بھی بنایا ہے یعنی مانجھنے کے بعد سنوارا بھی ہے[۴] جس طرح یہ عمل بہت مشکل ہے کیونکہ یہ ایک کیمیا ہے اور کیمیا بھی وہ جو کانسی یا پیتل کو نہیں بلکہ زیرِ پا گرد وخس وخاشاک کو سونا بناتا ہے ! ! اسی طرح اس کی وسعت بھی اتنی زیادہ ہے کہ ہزاروں صفحات کے دامن بھی اس کو نہیں سمیٹ سکتے کیونکہ انسانی زندگی کا کوئی شعبہ بھی ایسا نہیں ہے جس کو سنوارنے کی ضرورت نہ ہو اور جو حسین وجمیل بننے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو ! !

---

[۱] ترجمہ مولانا ابوالکلام آزادؒ [۲] ترجمہ حضرت شاہ عبدالقادرؒ [۳] لغت سے بھی قریب تر یہی ترجمہ ہے یعنی سنوارتا ہے، کیونکہ لفظ زکوۃ کے معنی صرف پاک کرنا نہیں ہیں بلکہ خوشگوار اور تر و تازہ بنانے کے بھی ہیں

زکی الرجل صلح وتنم فھو زکی (قاموس)

والزکوۃ لغة الطھارۃ ، والنماء ، والبرکة المدح (مجمع البحر)

اصل الزکوۃ النمو الحاصل من برکة اللّٰہ تعالٰی (الی ان قال) وبزکاء النفس وطھارتھا یصیر الانسان بحیث یستحق فی الدنیا الاوصاف المحمودہ وفی الاخرۃ الاجرالمثوبة (المفردات فی غریب القرآن)

[۴] مثلاً صرف مرضِ بخل رفع نہیں کیا بلکہ سیر چشمی، وسعت نظر اور جذبات ہمدردی خلق خدا سے ان کو آراستہ بھی کیا۔ محمد میاں

فرد میں بھی خرابی ہوتی ہے، جماعت میں بھی، ظاہر میں بھی، باطن میں بھی، مرد میں بھی اور عورت میں بھی پھر اندرون خانہ، بیرون خانہ، حلقہ درس وتلقین، محفل طرب ونشاط، بزم شعروسخن، انجمن خورد ونوش، بازار، تجارتی کاروبار، بارگاہ عدل وانصاف یا ایوان سیاست، اجتماعی مطالبات اور ان سے متعلق خواص کے نظریات، عوام کے جذبات، طرح طرح کی تحریکات، سیاسی چالیں، شاطرانہ حرکتیں، میدانِ جنگ جشن فتح یا صلح کانفرنس وغیرہ ! قدرتی بات ہے کہ ان میں خرابیاں بھی ہوتی ہیں اور خوبیاں بھی خرابیوں کو دور کر کے خوبیاں پیدا کرنا، خرابیوں کے عوامل اور محرکات کو پہچان کر دلوں کو ان سے پاک کرنا اور ان کے برخلاف خدا پرستی، صداقت، ہمدردی، اخلاص اور ان کے جذبات کو دلوں کے نہاں خانوں میں جلوہ گر کرنا ان سب کا نام تزکیہ ہے

ان تمام وسعتوں کے ساتھ ''تزکیہ'' کو فرائض نبوت میں شمار کرایا گیا یہ بھی ظاہر کر دیا گیا کہ خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ نے اس فریضہ کو حسن وخوبی اور کامیابی کے ساتھ انجام دیا [۱] مگر کس طرح انجام دیا اور آئندہ کے لیے کیا کیا ہدایتیں فرمائیں ؟ ان کی تفصیلات کے لیے آپ حدیث، تفسیر، فقہ، سیرو مغازی، تہذیب اخلاق، تصوف واحسان کی کتابیں ملاحظہ فرمائیں اس مختصر مجموعہ میں ان کا مختصر بیان بھی ممکن نہیں ہے یہاں صرف یہ ظاہر کرنا ہے کہ ان تمام فرائض میں جو پہلے بیان کیے گئے [۲] تزکیہ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے گویا نصب العین تزکیہ ہی ہے اور تمام امور اس کے مقدمات اور ابتدائی مراحل ہیں ! !

''تزکیہ'' کو یہ اہمیت حاصل ہے کہ نہ صرف عبادات واخلاق اور احسان وسلوک کی بنیاد تزکیہ پر ہے بلکہ اسلام نے معاشرت، معیشت، سیاسی نظام اور اس کے لیے مالی نظام انتہا یہ کہ جنگ

---

[۱] ملاحظہ فرمائیے آیت ۱۶۴ سورۂ آلِ عمران و آیت ۲ سورۂ جمعہ قبولیت دعا کے سلسلہ میں گزری اور اس سے بڑھ کر کامیابی کیا ہوسکتی ہے کہ حضراتِ صحابہ کو کتاب اللہ نے ﴿ اَلرّٰشِدُوْنَ ﴾ کی سند عطا فرما دی اور ان ہی کو رشد وھدیٰ کا معیار قرار دیا ﴿ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الرّٰشِدُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَنِعْمَةً ﴾ (سورة الحجرات : ۷ ، ۸)

[۲] یعنی تلاوت آیات اللہ ، تعلیم الکتاب ، تعلیم الحکمة

اور صلح کی بنیاد بھی تزکیہ پر ہی رکھی ہے ! مُقَاتَلَه ومُبَارَزَه ، دشمن کو تباہ کرنا، اس کے ملک کو برباد کرنا ''جهاد فی سبیل اللّٰه'' اسی وقت ہوگا جبکہ لڑنے والے وہ ہوں جو اپنا تزکیہ کر چکے ہوں، تزکیہ کے بغیر یہ قتل وقتال فساد فی الارض ہے ! ! یہی تزکیہ ہے جو زندگی کے ہر ایک شعبہ میں کارفرما ہے مثلاً

(۱) معاشرت اور سماجی زندگی میں سب سے پہلی چیز نکاح اور ازدواج ہے وحی الٰہی کی ہدایت ہے

﴿ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴾ (سُورة النور : ۳۰)

''کہہ دیجیے مسلمانوں سے نیچی رکھیں اپنی نگاہیں اور حفاظت کرتے رہیں اپنی شرمگاہوں کی، یہ ان کے لیے زیادہ تزکیہ (صفائی اور پاکی) کی بات ہے بیشک اللہ تعالیٰ کو سب خبر ہے جو کچھ لوگ کیا کرتے ہیں''

اسی تزکیہ کو سامنے رکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَ ةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ [۱]

''نوجوانو ! جو ازدواجی زندگی کی ضروریات پورا کرنے کی استطاعت اور گنجائش رکھے وہ ازدواجی زندگی اختیار کرے کیونکہ اس سے نگاہ پوری طرح نیچی ہوتی ہے اور فرج کی پوری حفاظت ہوتی ہے اور جس میں یہ گنجائش نہ ہو اس کے لیے لازم ہے کہ وہ روزے رکھے جو شہوانی رجحانات کو مفلوج اور مضمحل کر دیتے ہیں'' [۲]

---

[۱] صحيح البخاری كتاب النكاح باب من لم يستطع الباءة فليصم رقم الحديث ۵۰۶۶

[۲] اسلام تَجَرُّدْ کو پسند نہیں کرتا، تجرد رہبانیت ہے اور سادھو پنا ہے جو نصب العین نہیں بن سکتا کیونکہ زندگی کی دلچسپیوں کو ختم کر دیا جائے تو ترقیات کی طرف بڑھنے والے قدم بوجھل ہو جائیں دنیا اپنی رونق کو کھو بیٹھے اور معاشرۂ انسانی کی چہل پہل ختم ہو جائے، اسلام ارتقاء اور تعمیر کا حامی ہے وہ کسی گوشہ میں بھی تخریب کو پسند نہیں کرتا صرف اس تخریب کو جائز قرار دیتا ہے جو تعمیر کے لیے ہو !

ایک دوسرے کے مکان میں جانے کے لیے وحی الٰہی نے ''اِسْتِیْذَانْ '' کو ضروری قرار دیا کہ پہلے اجازت حاصل کرو اِسْتِیْذَانْ کے ساتھ سلام بھی کرو ! پھر ارشاد ہوا

﴿ وَاِنْ قِیْلَ لَکُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْکٰی لَکُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ﴾[1]

''اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس ہو جاؤ تو واپس ہو جایا کرو، یہی تمہارے لیے صفائی اور ستھرائی (تزکیہ) کی بات ہے اور جو تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو خوب جانتا ہے''[2]

(۲) معیشت اور کاروبار کے سلسلہ میں ''تجارت '' کو بنیادی حیثیت حاصل ہے لیکن تاجر کے لیے ضروری ہے کہ اَلصَّدُوْقُ الْاَمِیْن (پوری طرح سچا معاملہ کرنے والا امانتدار) ہو، خیانت اور غلط بیانی وغیرہ سے تزکیہ کر چکا ہو [3]

ہر طرح کے کاروبار کے سلسلہ میں ارشاد ہوا اللہ تعالیٰ طَیِّبٌ (پاک صاف ستھرا) ہے وہ پاکی اور ستھرائی کو پسند کرتا ہے اور پاک اور ستھری چیز ہی قبول کرتا ہے ! اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بھی ان باتوں کا حکم فرمایا جن کا حکم انبیاء علیہم السلام کو فرمایا تھا انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا

---

[1] سُورۃ النور : ۲۸

[2] شروع سے پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے ''اے ایمان والو! مت جایا کرو گھروں میں اپنے گھروں کے سوا جب تک ان سے اجازت نہ لے لو اور (اجازت لینے سے پہلے ان کے رہنے والوں کو سلام نہ کر لو) مثلاً یہ کہو السلام علیکم ! (کیا حاضر ہو سکتا ہوں) یہی تمہارے لیے بہتر ہے ! توقع ہے کہ تم اس کا پورا خیال رکھو گے پھر اگر ان گھروں میں تم کو کوئی آدمی معلوم نہ ہو تب بھی ان گھروں میں نہ جاؤ جب تک تم کو اجازت نہ دے دی جائے اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس ہو جاؤ تو واپس ہو جاؤ، یہی تمہارے لیے صفائی ستھرائی کی بات ہے''

[3] ایسے تاجر کا حشر انبیاء علیہم السلام اور صدیقین اور شہداء امت کے ساتھ ہوگا (ترمذی و ابن ماجہ وغیرہ) اس کے برخلاف جو تاجر خیانت کرے (اچھا نمونہ دکھا کر برا مال دے یا ملاٹ کرے وغیرہ) اس کے متعلق ارشاد ہوا کہ اس کو مسلمان کہنا درست نہیں مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنَّا (سُنن ترمذی ص ۱۵۷) چور بازاری کرنے والا ملعون ہے (اَلْمُحْتَکِرُ مَلْعُوْنٌ ابن ماجه وغیره)

﴿ یٰٓاَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ﴾ ۱؎

''اے گروہ پیغمبران ! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو''

اسی طرح مسلمانوں کو خطاب فرمایا

﴿ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ ﴾ ۲؎

''اے ایمان والو! کھاؤ وہ پاکیزہ چیزیں جو ہم نے تم کو دی ہیں''

اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے اس شخص کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے، پراگندہ سر، گرد سے اٹا ہوا اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر دعا کرتا ہے یارب یا رب اور حالت یہ ہے کہ اس کی خوراک حرام اس کا پانی حرام، اس کا لباس حرام (ناجائز طریقہ سے حاصل کیا ہوا)، حرام غذا سے اس کا نشوونما ہوا ایسے شخص کی دعا کیا قبول ہوسکتی ہے ؟ ۳؎

حرص، خودغرضی، بخل، نفع اندوزی ناپاک خصلتیں ہیں جن سے تزکیہ ضروری ہے، یہی خصلتیں رِبٰوا اور سود کی علت پیدا کرتی ہیں لہٰذا نہ صرف سود حرام ہے بلکہ ہر ایسا کاروبار اور ہر ایسا معاملہ حرام جس میں سود کا شبہ ہو، سیاسی نظام میں چوٹی کا فرد یعنی سربراہ وہ ہونا چاہیے جو سب سے زیادہ متقی ہو یعنی تزکیہ نفس میں سب سے بڑھا ہوا ہو ﴿ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ﴾ ۴؎

''اللہ کے یہاں سب سے زیادہ مستحق احترام وہ ہے جو سب سے زیادہ خدا ترس اور پرہیزگار ہو''

حکومت کیا ہے ؟

اسلام نے نماز اور روزہ کی طرح جان و مال، عصمت اور آبرو کی حفاظت، تعلیم و تربیت، امر بالمعروف نہی عن المنکر یعنی اچھی باتیں بتانا ان پر عمل کرانا بری باتوں سے خود رکنا اور دوسروں کو روکنا، عدل و انصاف، غریبوں کی پرورش، کمزوروں کی مدد، مظلوموں کی فریادرسی، بیماروں کی تیمارداری، ملک اور قوم کی حفاظت وغیرہ کو بھی افراد کے فرائض قرار دیا ہے یعنی ہر ایک مسلمان کا خود

۱؎ سُورۃ المومنون : ۵۱ ۲؎ سُورۃ البقرۃ : ۱۷۲ ۳؎ سُنن ترمذی تفسیر سورۃ البقرۃ ج۲ ص ۱۲۳
۴؎ سُورۃ الحجرات : ۱۳

اپنا فرض ہے کہ اپنی پوری طاقت و استطاعت ان فرائض کو انجام دینے میں صرف کرے ورنہ وہ عنداللہ جواب دہ ہوگا ! لیکن جب تک باہمی تعاون نہ ہو بہت سے فرائض ایسے ہیں جو انجام نہیں پاسکتے [1] اسی باہمی تعاون کے وسیع نظام کا نام حکومت ہے [2] اس کے سربراہ کو خَلِیْفَۃُ الْمُسْلِمِیْن کہا جاتا ہے یعنی تمام مسلمانوں کا نائب اور ان کا قائم مقام ! !

آنحضرت ﷺ کے ایک ارشاد کا ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے جو اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے ترجمہ یہ ہے ''تمہارے بہترین سربراہ وہ ہیں کہ تم ان سے محبت کرو وہ تم سے محبت رکھیں، تم ان کو دعائیں دو وہ تم کو دعائیں دیں ! اور بدترین سربراہ وہ ہوں گے کہ تم ان سے بغض رکھو وہ تم سے بغض رکھیں، تم ان پر لعنت بھیجو وہ تم پر لعنت بھیجیں [3]

مالی نظام :

سیرۃ مبارکہ کا دامن اس جبر و قہر سے پاک ہے جو ٹیکسوں کے وصول کرنے کے لیے عمل میں لایا جاتا ہے حقیقت یہ ہے کہ نظامِ حکومت کی مالی ضرورتوں کے پورا کرنے کے لیے جو مالیہ وصول کیا جائے اسلام نے اس کی بنیاد بھی تزکیہ پر رکھی ہے ! خود غرضی، حرص و طمع، حبِ مال اور بخل وہ ناپاک خصلتیں ہیں

---

[1] مثلاً عدل و انصاف اور مظلوموں کی فریادرسی کے لیے پنچائتوں یا عدالتوں کا قیام، غریبوں اور کمزوروں کے وظائف تعلیم و تربیت کے لیے تعلیمی اور اصلاحی ادارے، بیماروں کی تیمارداری کے لیے ہسپتال اور شفاخانے، ملک و قوم کی حفاظت کے لیے قوتِ دفاع یعنی فوج اور سامانِ جنگ وغیرہ ! !

[2] مقصد یہ ہے کہ تمام فرائض جو حکومت کے فرائض قرار دیے جاتے ہیں اسلام نے ان کو اہلِ ایمان کے شخصی اور ذاتی فرائض قرار دیا ہے ! اسلامی تعلیم کے بموجب اگر ان فرائض کا احساس ہوگا تو اس کا مبارک نتیجہ یہ ہوگا کہ حکومت کوئی ہیئتِ جابرہ اور چیرہ دست طاقت نہیں ہوگی جو قانون کے ذریعہ اپنی چیرہ دستی کا مظاہرہ کرے بلکہ نظامِ حکومت ذریعہ تعاون اور امداد باہمی کا ایک رابطہ ہوگا جس میں ہر ایک فریق دوسرے کا مددگار احسان مند اور دعا گو ہوگا قوم اپنے سربراہ اور اس کے کارپردازوں کی شکر گزار اور احسان مند اس لیے ہوگی کہ ان کے ذریعہ اس کے ذاتی فرائض حسن و خوبی سے انجام پا رہے ہیں ! سربراہ اور اس کے عمال قوم کے شکر گزار اس لیے ہوں گے کہ قوم کے تعاون نے ان کی ذمہ داری کی مشکلات کو آسان کر دیا ہے ! !

[3] صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۲۹

جن سے نفسِ مومن کا پاک ہونا ضروری ہے یہ نفس کی خباثت ہے کہ دولت وثروت کی محبت قومی اور ملی ضرورتوں سے اس کی آنکھ بند کردے ! !

جس طرح نماز روزہ فرض ہے ایسے ہی جہاد بھی فرض ہے جو مال سے بھی ہوتا ہے اور جان سے بھی جو اسلام اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اس کی بیداری یہ ہے کہ مسلسل جہاد کرتا رہے [۱] صاحبِ مال جہاد بالمال بھی کرے گا ! جہاد درحقیقت خود اپنے نفس سے ہوگا وہ نفس جو بارگاہِ بخل اور دربارِ حرص وطمع میں ہروقت حاضر رہتا ہے [۲] اس کو مجبور کرنا ہوگا کہ وہ اس ظلمت کدہ سے نکلے، خودغرضی کی غلاظت سے اپنا دامن پاک کرے [۳]

ہنگامی اور غیر معمولی ضرورتوں کے لیے جو امداد حاصل کی جائے قرآن حکیم نے اس کو ''اِنْفَاقْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ'' یا ''قرض'' کا عنوان دیا ہے لیکن ایک مقررہ چندہ جو صاحبِ نصاب پر سال بہ سال فرض ہوتا ہے اس کا نام زکوٰۃ ہے کیونکہ اس کا مقصد تزکیہ ہے یعنی نفس مومن کو بخل کی آلودگی سے پاک کرنا ! ! اس تمہید کے بعد ارشادِ ربانی کے مضمرات پر گہری نظر ڈالیے ارشادِ ربانی ہے

﴿ خُذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَةً تُطَھِّرُھُمْ وَ تُزَكِّیْھِمْ بِھَا وَصَلِّ عَلَیْھِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّھُمْ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴾ (سُورة التوبة : ۱۰۳)

''(اے رسول) ان لوگوں کے مال سے صدقہ (زکوٰۃ) وصول کرو (یہ اس لیے کہ) تم ان کو (بخل اور حبِ مال کی پلیدی سے) پاک کرو اور ان کا تزکیہ کرو (ان کو سدھاؤ اور ان کی تربیت کرو کہ ہمدردی خلق خدا، سیر چشمی، داد و دہش اور امدادِ باہمی وغیرہ کے وہ عادی ہوجائیں اور یہ باتیں ان کی طبیعتِ ثانیہ بن جائیں) اور ان کو دعا دو، بے شک آپ کی دعا ان کے دلوں کے لیے راحت وسکون ہے''

---

[۱] ﴿ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ ﴾ (سُورة التوبة : ۱۱۱)

[۲] ﴿ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ﴾ (سُورة النساء : ۱۲۸)

[۳] ﴿ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِہٖ فَاُولٰٓئِكَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾ (سُورة التغابن : ۱۶)

حبِ مال سے صحابہ کرام کے مبارک قلوب کس درجہ پاک ہوئے، حضراتِ مہاجرین اور حضراتِ انصار کی قربانیاں اس کی مثال پیش کرتی ہیں ! حضراتِ مہاجرین کے پاس جو کچھ تھا وہ انہوں نے مکہ میں خرچ کیا اور اس حالت میں مدینہ پہنچے کہ قرآنِ حکیم نے ان کے لیے لفظ '' فُقَرَاء '' استعمال کیا ا

حضراتِ انصار کی قربانیاں آپ اسی کتاب میں ملاحظہ فرما چکے ہیں تمام جائیدادیں نصف نصف تقسیم کر چکے پھر بھی ان کی آرزو رہتی تھی کہ راہِ خدا میں زیادہ سے زیادہ خرچ کریں ! آنحضرت ﷺ نے بحرین کی جائیدادوں سے ان کے نقصانات کی کچھ تلافی کرنی چاہی تو اس کو لینے سے معذرت کردی کہ پہلے مہاجرین کو آپ عنایت فرمائیں تب یہ جائیدادیں لیں گے ورنہ ہمیں ضرورت نہیں ہے ! !

حبِ جان سے تزکیہ کا اندازہ کرنے کے لیے اس بے پناہ شوقِ شہادت پر نظر ڈالیے جو ان حضرات کے مبارک دلوں اور سینوں میں بھر دیا گیا تھا

فُزْتُ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ کسی مجاہد نے دشمن کو قتل کرنے پر نہیں کہا تھا ! حِرَامُ بِنْ مِلْحَانْ کے جب دھوکہ سے نیزہ مارا گیا اور خون کا فوارہ اُبل پڑا تھا تو اس خونِ شہادت سے وضو کرتے ہوئے آپ نے نعرہ لگایا تھا ۲ فُزْتُ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ ربِ کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوگیا (اپنی مراد کو پہنچ گیا)

یہ پرتو تھا اس آرزوِ شہادت کا جس کے لیے سیّد الانبیاء کا قلب مبارک بیتاب رہا کرتا تھا آپ فرمایا کرتے تھے میری تمنا ہے کہ راہِ خدا میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں ۳

ا ﴿ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ ﴾ (سُورة الحشر : ۸)

۲ قَالَ بِالدَّمِ هٰکَذَا فَنَضَحَهٗ عَلٰی وَجْهِهٖ وَ رَأْسِهٖ ثُمَّ قَالَ فُزْتُ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ (صحیح البخاری ص ۵۸۷)
اشارہ کر کے بتایا کہ خون کو اس طرح چلّو میں لیا اور اس کو چہرے پر ڈالا سر پر چھڑکا اور کہا فُزْتُ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ

۳ صحیح البخاری کتاب الجهاد و السیر رقم الحدیث ۲۸۰۱ ص ۳۹۲

حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا سب سے افضل جہاد کون سا ہے ؟
ارشاد ہوا مَنْ اُھْرِیْقَ دَمُہٗ وَ عُقِرَ جَوَادُہٗ ۱؎ جس کا گھوڑا بھی مارا گیا اور خود اس کا خون بھی بہادیا گیا

تزکیہ کا عجیب وغریب طریقہ :

مرض کے علاج کی یہ صورت بھی ہوسکتی ہے کہ کسی مقوی خمیرہ سے بدن کی اصل طاقت کو بڑھادیا جائے تو قوتِ غریزیہ مرض کو دور کردے گی، شراب جو عرب کی گھٹی میں پڑی تھی اس کے انسداد کے لیے یہی طریقہ اختیار کیا گیا وحی الٰہی ناطق ہوئی

﴿ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَ اَنْتُمْ سُکٰرٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ ﴾ ۲؎

''مسلمانو ! (ایسا نہ کرو کہ تم نشہ کی حالت میں ہو اور نماز پڑھنی شروع کردو)
نشہ کی حالت میں تو نماز کے پاس بھی نہ جاؤ (نماز کے لیے ضروری ہے کہ)
تم ایسی حالت میں ہو کہ جو کچھ زبان سے کہو ٹھیک طور پر اسے سمجھتے ہو''

یہ ارشادِ ربانی خمیرہ مقوی تھا نماز اور اپنے خالق کی بارگاہ میں سرنیاز خم کرنے کی عادت ہوچکی تھی، شوقِ نماز نے شوقِ نشہ کو کافور کردیا، شراب سے وحشت ہونے لگی، محفل میں دور اب بھی چلتا تھا مگر دلوں کا سرور ختم ہوچکا تھا، اچانک حرمتِ شراب کا اعلان ہوگیا تو نہ شراب باقی رہی نہ محفلِ شراب ! !

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح حضرت اُبی بن کعب، حضرت ابوطلحۃ (رضی اللہ عنہم) جیسے اکابر کی مجلس تھی، شراب کا دور چل رہا تھا ساقی میں خود تھا، میں عمر میں بھی سب سے کم تھا، مُنادی کی آواز کانوں میں پڑی مجھ سے کہا گیا باہر نکل کر دیکھو ، آواز کیسی ہے ؟ میں نے آواز سنی اور کہا اعلان ہو رہا ہے

اَلَا اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ آگاہ ہوجاؤ ، شراب حرام کردی گئی ہے
میزبانِ محفل صاحبِ خانہ ابوطلحۃ رضی اللہ عنہ نے فوراً فرمایا '' جاؤ مٹکے اوندھا دو ''

۱؎ سُنن ابوداوٗد باب فی فضل التطوع فی البیت رقم الحدیث ۱۴۴۹
۲؎ سُورۃ النساء : ۴۳

میں نے تعمیل کی ، اب پورے مدینہ کی حالت یہ تھی کہ شراب گلیوں میں بہہ رہی تھی جیسے ہی اعلان کانوں میں پڑا مٹکے اوندھے کردیے گئے، کسی نے اس تحقیق کی بھی ضرورت نہیں سمجھی کہ اعلان کون کر رہا ہے کس بنا پر کررہا ہے [1]

تزکیہ کا عجیب وغریب نمونہ جینا وبال جان :

ایک مومن کامل سے زنا سرزد ہوگیا [2] دوسرے موقع پر یہی حرکت ایک مومنہ سے بھی سرزد ہوگئی تلافی کا ایک راستہ یہ بھی تھا کہ پورے اخلاص کے ساتھ توبہ کرلیتے ، ناامیدی کی کوئی وجہ نہیں تھی جبکہ ارشادِ ربانی کا سہارا موجود تھا

﴿ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِن رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ﴾ (سُورة الزمر : ۵۳)

''اے میرے بندو جنہوں نے زیادتی کی اپنے اوپر (گناہ کیے) ناامید مت ہو اللہ کی رحمت سے، اللہ تعالیٰ سب گناہ بخش دیتا ہے''

مگر آئینہ کو مانجھنے سے بہتر یہی ہے کہ آئینہ ہی کو توڑ دیا جائے وہ آئینہ ہی کیا جس پر دھبا پڑ گیا ! ! غور فرمایئے ! اس سے زیادہ تزکیہ کیا ہوسکتا ہے کہ خود اپنی جان وبال ہونے لگے

یہ صاحب ان کا نام مَاعِزْ بِنْ مَالِكْ تھا ، خدمت مبارک میں حاضر ہوئے فریاد کر رہے تھے

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَھِّرْنِیْ ''یارسول اللہ مجھے پاک کردیجیے''

ارشاد ہوا وَیْحَكَ اِرْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ اِلَیْهِ بندۂ خدا ، جاؤ استغفار کرو ، توبہ کرلو یہ ارشاد سن کر کچھ چلے مگر دل مضطر کا اضطراب ختم نہیں ہوا پھر لوٹ کر آئے فریاد کرتے ہوئے آئے

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَھِّرْنِیْ ''یارسول اللہ مجھے پاک کردیجیے''

آنحضرت ﷺ نے پھر واپس کردیا تین مرتبہ اسی طرح ان کو واپس کیا مگر ان کے اضطراب نے ہر مرتبہ انہیں لوٹنے پر مجبور کیا تب چوتھی مرتبہ فرمایا ''کس ناپاکی سے پاک کردوں'' ؟ ؟

---

[1] صحیح البخاری ص ۶۶۴ و ص ۸۳۷ [2] صحیح مسلم ج۲ ص ۶۷

عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے زنا کیا ہے [۱] پھر آپ نے باقاعدہ چار مرتبہ اقرار کیا اس کے بعد رجم کا حکم صادر کیا گیا چنانچہ ان کو سنگسار کر دیا گیا مگر یہ جو پاک ہونے کے لیے مضطرب تھے ان کی پاکی ملاحظہ فرمائیے ان ہی مَاعِزْ کے متعلق آنحضرت ﷺ نے بشارت دی کہ ایسی توبہ کی ہے کہ اگر پوری امت پر بانٹ دی جائے تو سب کے لیے کافی ہو جائے [۲]

---

[۱] آپ نے یہ بھی فرمایا ''تمہیں جنون تو نہیں ہو گیا ہے، تمہیں شراب کا نشہ تو نہیں ہے ؟ ''حضرت ماعز نے انکار کیا اور اپنے اعتراف پر قائم اور پاک کرنے کے لیے اصرار کرتے رہے !

حضرت مَاعِزْ پھر بھی مرد تھے، ان سے زیادہ حیرت انگیز اور سبق آموز واقعہ قبیلۂ غَامِدْ کی خاتون کا ہے اس نے آکر اعتراف کیا اور یہی اصرار کیا طَهِّرْنِیْ مجھے پاک کر دیجیے یہ حاملہ تھی آپ نے فرمایا ''پہلے ولادت سے فارغ ہو لو'' جب بچہ ہو گیا تو پھر آئی اور اصرار کیا طَهِّرْنِیْ مجھے پاک کر دیجیے ! آپ نے فرمایا ''ابھی بچہ کو دودھ پلاؤ'' دودھ چھوٹنے کے بعد پھر آئی، بچہ گود میں اور اس کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا اور یہی اصرار کہ مجھے پاک کر دیجیے ! فرمایا بچہ کا ذمہ دار کون ہوگا ؟ ایک انصاری نے بچہ کا ذمہ لیا تب اس کا رجم کیا گیا۔ (صحیح مسلم ج۲ ص ۶۸)

حیرت انگیز اور قابلِ قدر یہ ہے کہ یہ معاملہ خود اس کے اقرار پر تھا، شہادتوں سے اس کا ثبوت نہیں ہوا تھا تو جس مرحلہ پر بھی اعتراف کرنے والا مجرم اپنے جرم کا انکار کر دے اس پر حد نہیں جاری ہوگی ! ! !

آنحضرت ﷺ نے یہ سوال کر کے کہ تمہیں جنون تو نہیں ہو گیا ؟ تم نے نشہ تو نہیں پی رکھا ؟ بار بار موقع دیا کہ وہ کسی طرح اپنے جرم کا انکار کر دے ! !

اس خاتون کو ولادت پر دودھ پلانے تک کی مہلت دے کر انکار کر دینے کا موقع دیا مگر حیرت ہوتی ہے ان کا ایمان اور اپنے ناپاک ہو جانے کا یقین اتنا مضبوط تھا کہ کسی صورت سے بھی اس میں جنبش نہیں ہوئی اور جس طرح پہلے اعتراف کے وقت اپنی زندگی کو وبالِ جان سمجھ رہی تھی آخر تک وہ ان کو وبال ہی معلوم ہوتی رہی مگر اس ایمانِ محکم کا یہ نتیجہ تھا کہ آنحضرت ﷺ نے جس طرح حضرت مَاعِزْ رضی اللہ عنہ کی توبہ کی تعریف کی تھی اس خاتون کے متعلق بھی فرمایا کہ ایسی توبہ کی ہے کہ بڑے سے بڑا ظالم بھی ایسی توبہ کرے تو بخشا جائے ! ! !

[۲] صحیح مسلم ج۲ ص ۶۸

''تزکیہ'' جو بعثت مبارکہ کا اہم مقصد تھا اس کو کس طرح عمل کے پیرایہ میں جلوہ گر فرمایا اس کی وضاحت کے لیے یہ چند مثالیں کافی ہیں ان سے یہ بھی اندازہ ہوگیا کہ یہ مقصد کس درجہ ہمہ گیر ہے اس کتاب میں یا کسی ایک کتاب میں اس کے تمام شعبے بیان نہیں کیے جاسکتے لہٰذا یہ کوشش لاحاصل ہے البتہ اتنی تفصیل بیان کر دینی ضروری ہے جس سے شب و روز کی زندگی میں تزکیہ کا نقشہ اور تزکیہ والے کی ایک تصویر سامنے آجائے !

رات دن میں جو کام انسان عادةً کرتا ہے اور سونے جاگنے، کھانے پینے، اُٹھنے بیٹھنے میں جو حالات سامنے آتے رہتے ہیں اور گزرتے رہتے ہیں ان کے آداب کیا ہیں جن کی آنحضرت ﷺ نے تعلیم فرمائی اور بندہ اور اس کے خالق کے تعلق کو کس طرح نمایاں فرمایا ! آئندہ سطور میں ملاحظہ فرمائیے اور یہ بھی خیال فرمائیے کہ یہ محض زبانی تعلیمات نہیں ہیں بلکہ رحمة للعالمین ﷺ کے اعمال اور معمولات ہیں جن سے یہ تعلیمات اخذ کی گئی ہیں (جاری ہے)

(ماخوذاز سیرتِ مبارکہ ''محمد رسول اللہ'' ﷺ ص ۵۴۹ تا ۵۶۱ ناشر کتابستان دہلی)

سیّد الملة و مؤرخ الملة حضرت مولانا سیّد محمد میاں صاحب رحمة اللہ علیہ کے سلسلہ وار مطبوعہ مضامین جامعہ مدنیہ جدید کی ویب سائٹ پر پڑھے جا سکتے ہیں
https://www.jamiamadniajadeed.org/maqalat/maqalat2.php

چہل احادیث متعلقہ رمضان وصیام

﴿ حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب بلند شہریؒ ﴾

✿ ✿ ✿

(۱) فرمایا نبی رحمت ﷺ نے کہ انسان کے ہر عمل کا ثواب دس گنے سے سات سو گنے تک بڑھا دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں روزہ اس قانون سے مستثنیٰ ہے کیونکہ روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا ! بندہ اپنی خواہش اور اپنے کھانے کو میرے لیے چھوڑتا ہے پھر فرمایا کہ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری اس وقت ہوگی جب خدا سے ملاقات کرے گا اور روزہ دار کے منہ کی بو خدا کے نزدیک مشک کی خوشبو سے عمدہ ہے ! اور روزے ڈھال ہیں (جو گناہوں سے اور دوزخ سے بچاتے ہیں) جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو گندی باتیں نہ کرے اور شور نہ مچائے پس اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ کرنے لگے یا لڑنے لگے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں (لڑنا جھگڑنا گالی کا جواب دینا میرا کام نہیں) ! ! (بخاری و مسلم)

(۲) فرمایا رحمۃ للعالمین ﷺ نے کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنات جکڑ دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں ! ان میں سے کوئی دروازہ رمضان ختم ہونے تک نہیں کھولا جاتا ہے اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں جن میں سے کوئی دروازہ (ختم رمضان تک) بند نہیں کیا جاتا ہے ! اور خدا کی طرف سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ اے خیر کے طلب کرنے والے آگے بڑھ ! اور اے شر کے تلاش کرنے والے رک جا ! اور بہت سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ دوزخ سے آزاد کرتے ہیں اور ہر رات ایسا ہی ہوتا ہے (ترمذی) اور ایک روایت میں ہے کہ جب رمضان داخل ہوتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں ! (بخاری و مسلم)

(۳) فرمایا رحمۃ للعالمین ﷺ نے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں سے ایک کا نام ''ریّان'' ہے اس سے صرف روزے دار ہی داخل ہوں گے ! ! (بخاری و مسلم)

(۴) فرمایا رسولِ مقبول ﷺ نے کہ جس نے ایک دن خدا کی راہ میں روز رکھ لیا اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے اس قدر دور کردیں گے کہ ستر سال میں جتنی دور پہنچا جائے ! ! (بخاری شریف)

(۵) فرمایا سرکارِ دو عالم ﷺ نے کہ جس نے بلا کسی شرعی رخصت اور بلا کسی مرض کے (جس میں روزہ چھوڑنا جائز ہو) رمضان کا روزہ چھوڑ دیا تو اگرچہ (بعد میں) اس کو رکھ لے تب بھی ساری عمر کے روزوں سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی ! ! (مسند احمد)

ف : مطلب یہ ہے کہ رمضان کے روزوں کی فضیلت اور برتری اس قدر ہے کہ اگر رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دیا تو عمر بھر روزے رکھنے سے بھی وہ فضیلت اور اجر و ثواب نہ پائے گا جو رمضان میں روزے رکھنے سے ملتا ہے گو قضا کا ایک روزہ رکھنے سے حکم کی تعمیل ہو جائے گی ! !

روزہ کی حفاظت :

(۶) فرمایا فخرِ بنی آدم ﷺ نے کہ بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جن کے لیے (حرام کھانے یا حرام کام کرنے یا غیبت وغیرہ کرنے کی وجہ سے) پیاس کے علاوہ کچھ بھی نہیں ! اور بہت سے تہجد گزار ایسے ہیں جن کے لیے (ریا کاری کی وجہ سے) جاگنے کے سوا کچھ نہیں ! ! (سنن دارمی)

(۷) فرمایا سرکارِ دو عالم ﷺ نے کہ روزہ (شیطان کی شرارت سے بچنے کے لیے) ڈھال ہے جب تک کہ روزہ دار (جھوٹ بول کر یا غیبت وغیرہ کرکے) اس کو پھاڑ نہ ڈالے ! ! (سنن نسائی)

(۸) فرمایا سرورِ کونین ﷺ نے کہ جس نے روزہ رکھ کر بری بات اور برے عمل کو نہ چھوڑا تو خدا کو اس کی کچھ حاجت نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے ! ! (بخاری شریف)

قیامِ رمضان :

(۹) فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے کہ جس نے ایمان کے ساتھ (اور) ثواب سمجھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے ! اور جس نے ایمان کے ساتھ (اور) ثواب سمجھتے ہوئے رمضان میں قیام کیا (تراویح وغیرہ پڑھی) تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے !

اور جس نے شبِ قدر میں قیام کیا ایمان کے ساتھ اور ثواب سمجھ کر اس کے اب تک کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے ! ! (بخاری و مسلم)

(۱۰) فرمایا فخر دو عالم ﷺ نے کہ روزہ اور قرآن بندہ کے لیے سفارش کریں گے ! روزے کہیں گے اے رب ! ہم نے اس کو دن میں کھانے سے اور دیگر خواہشات سے روک دیا لہٰذا اس کے حق میں ہماری سفارش قبول فرمالیجیے ! قرآن عرض کرے گا کہ میں نے رات کو اسے سونے نہ دیا لہٰذا اس کے حق میں میری سفارش قبول فرمالیجیے چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کر لی جائے گی ! (بیہقی فی شعب الایمان)

رمضان اور قرآن :

(۱۱) فرمایا حضرت ابوہریرہؓ نے کہ رسولِ خدا ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے، رمضان میں آپ کی سخاوت بہت ہی زیادہ بڑھ جاتی تھی ! رمضان کی ہر رات میں جبرئیل (علیہ السلام) آپ سے ملاقات کرتے تھے اور آپ ان کو قرآنِ مجید سناتے تھے ! جب جبرئیل (علیہ السلام) آپ سے ملاقات کرتے تھے تو آپ اس ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے جو بارش لے کر بھیجی جاتی ہے ! (بخاری و مسلم)

رمضان میں سخاوت :

(۱۲) فرمایا حضرت ابنِ عباسؓ نے کہ جب رمضان داخل ہوتا تھا تو حضور اقدس ﷺ ہر قیدی کو چھوڑ دیتے تھے اور ہر سائل کو عطا فرماتے تھے ! ! (بیہقی فی شعب الایمان)

مطلب یہ ہے کہ آپ یوں بھی کسی سائل کو محروم نہ فرماتے تھے مگر رمضان میں اس کا اہتمام مزید ہو جاتا تھا

روزہ افطار کرانا :

(۱۳) فرمایا خاتم الانبیاء ﷺ نے کہ جس نے روزہ دار کا روزہ کھلوایا یا مجاہد کو سامان دے دیا تو اس کو روزہ دار جیسا اجر ملے گا ! ! (بیہقی فی شعب الایمان)

اور غازی اور روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہو گی جیسا کہ دوسری احادیث سے ثابت ہے ! !

روزہ میں بھول کر کھا پی لینا :

(۱۴) فرمایا رحمۃ للعالمین ﷺ نے کہ جو شخص روزہ میں بھول کر کھا پی لے تو روزہ پورا کر لے کیونکہ (اس کا کچھ قصور نہیں) اسے اللہ نے کھلایا اور پلایا ! ! (بخاری و مسلم)

سحری کھانا :

(۱۵) فرمایا نبی مکرم ﷺ نے کہ سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے ! ! (بخاری و مسلم)

(۱۶) فرمایا نبی مکرم ﷺ نے کہ ہمارے اور اہلِ کتاب کے روزوں میں سحری کھانے کا فرق ہے ! (مسلم)

(۱۷) فرمایا نبی اکرم ﷺ نے کہ سحری کھانیوالوں پر خدا اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ! (طبرانی)

افطار کرنا :

(۱۸) فرمایا نبی رحمت ﷺ نے کہ لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے یعنی غروبِ آفتاب ہوتے ہی فوراً روزہ کھول لیا کریں گے ! ! (بخاری و مسلم)

(۱۹) فرمایا رحمتِ کائنات ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بندوں میں مجھے سب سے زیادہ پیارا وہ ہے جو افطار میں سب سے زیادہ جلدی کرنے والا ہے ! یعنی غروب ہوتے ہی فوراً افطار کرتا ہے اور اسے اس میں جلدی کا خوب اہتمام رہتا ہے ! ! (ترمذی)

(۲۰) فرمایا سید الکونین ﷺ نے کہ جب ادھر سے (یعنی مشرق سے) رات آ گئی اور ادھر سے (یعنی مغرب سے) دن چلا گیا تو روزہ افطار کرنے کا وقت ہو گیا (آگے انتظار کرنا مکروہ ہے) ! (مسلم)

(۲۱) فرمایا رسول اکرم ﷺ نے کہ جب تم روزہ کھولنے لگو تو کھجوروں سے افطار کرو کیونکہ کھجور سراپا برکت ہے ! اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے روزہ کھول لے ! کیونکہ وہ (ظاہر و باطن) کو پاک کرنے والا ہے ! (ترمذی)

روزہ جسم کی زکوٰۃ ہے :

(۲۲) فرمایا خاتم الانبیاء ﷺ نے کہ ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے ! (ابن ماجہ)

سردی میں روزہ :

(۲۳) فرمایا سرورِ عالم ﷺ نے کہ موسم سرما میں روزہ رکھنا مفت کا ثواب ہے ! (ترمذی)

مفت کا ثواب اس لیے فرمایا کہ اس میں پیاس نہیں لگتی اور دن جلدی سے گزر جاتا ہے ! افسوس ہے کہ بہت سے لوگ اس پر بھی روزے سے گریز کرتے ہیں ! !

جنابت روزہ کے منافی نہیں :

(۲۴) فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے کہ رمضان المبارک میں حضور اقدس ﷺ کو بحالتِ جنابت صبح ہو جاتی تھی اور یہ جنابت احتلام کی نہیں (بلکہ بیویوں کے ساتھ مباشرت کرنے کی وجہ سے ہوتی تھی) پھر غسل فرما کر روزہ رکھ لیتے تھے ! ! (بخاری و مسلم)

مطلب یہ ہے کہ صبح صادق سے قبل غسل نہیں فرمایا اور روزہ کی نیت فرمالی، پھر طلوعِ آفتاب سے قبل غسل فرما کر نماز پڑھ لی ! اس طرح سے روزہ کا کچھ حصہ حالتِ جنابت میں گزرا اس لیے کہ روزہ بالکل ابتدائے صبح صادق سے شروع ہو جاتا ہے ! !

اسی طرح اگر روزہ میں احتلام ہو جائے تو بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا کیونکہ جنابت روزہ کے منافی نہیں ہے ! ہاں اگر عورت کے ماہواری کے دن ہوں تو روزہ نہ ہوگا، ان دنوں کی قضا بعد میں فرض ہے ! یہی مسئلہ نفاس کے ایام کا ہے، نفاس وہ خون ہے جو بچہ پیدا ہونے کے بعد آتا ہے !

روزہ میں مسواک :

(۲۵) فرمایا حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسولِ خدا ﷺ کو بحالتِ روزہ اتنی بار مسواک کرتے ہوئے دیکھا کہ جس کا میں شمار نہیں کر سکتا ! ! (ترمذی)

مسواک تر ہو یا خشک، روزہ میں ہر وقت کر سکتے ہیں ! البتہ منجن، ٹوتھ پاؤڈر، ٹوتھ پیسٹ یا کوئلہ وغیرہ سے روزہ میں دانت صاف کرنا مکروہ ہے !

روزہ میں سرمہ :

(۲۶) فرمایا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری آنکھ میں تکلیف ہے کیا میں روزہ میں سرمہ لگالوں ؟ فرمایا لگالو ! ! (ترمذی)

اگر روزہ دار کے پاس کھایا جائے :

(۲۷) فرمایا فخر بنی آدم ﷺ نے کہ جب تک روزہ دار کے پاس کھایا جاتا رہے اس کی ہڈیاں تسبیح پڑھتی ہیں اور اس کے لیے فرشتے استغفار کرتے ہیں ! ! (بیہقی فی شعب الایمان)

آخر عشرہ میں عبادت کا خاص اہتمام :

(۲۸) فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ نبی اکرم ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں میں جس قدر عبادت میں محنت فرماتے تھے دوسرے ایام میں اس قدر محنت نہیں فرماتے تھے ! ! (مسلم)

(۲۹) فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ جب آخری عشرہ آتا تھا تو سرورِ عالم ﷺ تہبند کس لیتے تھے (تاکہ خوب عبادت کریں) اور پوری رات عبادت کرتے تھے اور گھر والوں کو بھی عبادت کے لیے جگاتے تھے ! ! (بخاری و مسلم)

شبِ قدر :

(۳۰) فرمایا رحمۃ للعالمین ﷺ نے کہ بلاشبہ یہ مہینہ آچکا ہے اس میں ایک رات ہے (شبِ قدر جو عبادت کی قدر و قیمت کے اعتبار سے) ہزار مہینوں سے بہتر ہے ! جو اس رات سے محروم ہوگیا کل خیر سے محروم ہوگیا ! اور اس شب کی خیر سے وہی محروم ہوگا جو پورا پورا محروم ہو (جسے ذوقِ عبادت بالکل نہیں اور جو فکرِ سعادت سے خالی ہے) ! ! (ابن ماجہ)

(۳۱) فرمایا سرورِ کونین ﷺ نے کہ شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو (بخاری)

(۳۲) فرمایا محبوبِ رب العالمین ﷺ نے (اعتکاف کرنے والے کے متعلق) کہ وہ گناہوں سے بچا

رہتا ہے اور اسے وہ ثواب بھی ملتا ہے جو (اعتکاف سے باہر) تمام نیکیاں کرنے والے کو ملتا ہے ! (ابن ماجہ)

یعنی اعتکاف میں بیٹھ کر اعتکاف والا خارجِ مسجد جو نیکیاں کرنے سے عاجز ہے تو وہ ثواب کے اعتبار سے محروم نہیں ہے، اگر اعتکاف نہ کرتا تو مسجد سے باہر جو نیکیاں کرتا ان کا ثواب بھی پاتا ہے !

آخری رات میں بخششیں :

(۳۳) فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے کہ رمضان کی آخری رات میں امتِ محمد یہ کی مغفرت کردی جاتی ہے عرض کیا گیا یارسول اللہ ! کیا اس سے شبِ قدر مراد ہے ؟ فرمایا نہیں ! (یہ فضیلت آخری رات کی ہے شبِ قدر کی فضیلتیں اس کے علاوہ ہیں) بات یہ ہے کہ عمل کرنے والے کا اجر اس وقت پورا دے دیا جاتا ہے جب کام پورا کر دیتا ہے اور آخری شب میں عمل پورا ہو جاتا ہے لہٰذا بخشش ہو جاتی ہے ! (مسند احمد)

عید کا دن :

(۳۴) فرمایا حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب شبِ قدر ہوتی ہے تو جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں جو ہر اس بندۂ خدا کے لیے دعا کرتے ہیں جو اللہ عزو جل کا ذکر کر رہا ہو ! پھر جب عید کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فخر فرماتے ہیں کہ دیکھو ان لوگوں نے ایک ماہ کے روزے رکھے اور حکم مانا اور فرماتے ہیں کہ اے میرے فرشتو بتاؤ اس مزدور کی کیا جزاء ہے جس نے عمل پورا کر دیا ہو ؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ ہمارے رب اس کی جزاء یہ ہے کہ اس کا بدلہ پورا دے دیا جائے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''اے میرے فرشتو میرے بندوں اور بندیوں نے میرا فریضہ پورا کر دیا جو ان پر لازم تھا اور اب دعا میں گڑگڑانے کے لیے نکلے ہیں، قسم ہے میرے عزت وجلال اور کرم کی اور میرے علو وارتفاع کی میں ضرور ان کی دعا قبول کروں گا ! پھر (بندوں کو) ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ میں نے تم کو بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا لہٰذا اس کے بعد (عید گاہ سے) بخشے بخشائے واپس ہوتے ہیں ! (بیہقی)

رمضان المبارک کے بعد دو اہم کام

صدقۂ فطر :

(۳۵) فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے کہ مقرر فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے صدقۂ فطر روزوں کو لغو اور گندی باتوں سے پاک کرنے کے لیے اور مساکین کی روزی کے لیے ! (ابوداود)

شش عید کے روزے :

(۳۶) فرمایا فخرِ کونین ﷺ نے کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد چھ (نفل روزے) یعنی عید کے مہینہ میں رکھے تو (پورے سال کے روزے رکھنے کا ثواب ہوگا ! اگر ہمیشہ ایسا ہی کیا کرے تو) گویا اس نے ساری عمر روزے رکھے ! ! (مسلم)

چند مسنون دُعائیں :

(۳۷) فرمایا معاذ بن زھرہ رضی اللّٰہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ افطار کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَ عَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ (سُنن ابوداوٗد)

''اے اللہ میں نے تیرے ہی لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیے ہوئے رزق پر کھولا''

(۳۸) فرمایا ابن عمر رضی اللّٰہ عنہ نے کہ افطار کے وقت (یعنی بعد افطار) رسولِ کریم ﷺ یہ دعا پڑھتے

ذَھَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَ ثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ. (سُنن ابوداوٗد)

'' پیاس چلی گئی اور رگیں تر ہوگئیں اور ان شاء اللہ اجر ثابت ہوگیا ''

افطار کی ایک اور دعا :

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ [1]

''اے اللہ ! میں آپ کی اس رحمت کے ذریعہ سوال کرتا ہوں جو ہر چیز کو سمائے ہوئے ہے کہ آپ میرے گناہ معاف فرمادیں''

---

[1] سُنن ابنِ ماجہ کتاب الصیام رقم الحدیث ۱۷۵۳

(۳۹) جب کسی کے یہاں افطار کرے تو اہلِ خانہ کو یہ دعا دے :

اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلٰئِکَۃُ [1]

''روزہ دار تمہارے یہاں افطار کیا کریں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تمہارے لیے دعا کریں''

شبِ قدر کی دُعا :

(۴۰) حضرت عائشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ شبِ قدر کون سی ہے تو (اس رات) میں کیا دعا کروں ؟ فرمایا (دعا میں) یوں کہنا

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ [2]

''اے اللہ ! تو معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند فرماتا ہے لہٰذا مجھے معاف فرمادے''

رمضان المبارک کے چار اہم کام :

(۱) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی کثرت کرنا (۲) استغفار میں لگے رہنا

(۳) جنت نصیب ہونے کا سوال کرنا (۴) دوزخ سے پناہ میں رہنے کی دعا کرنا

(فضائلِ رمضان بحوالہ صحیح ابنِ خزیمہ)

---

[1] سُنن ابنِ ماجہ کتاب الصیام رقم الحدیث ۱۷۴۷

[2] سُنن ترمذی ابواب الدعوات رقم الحدیث ۳۵۱۳

مسائلِ زکوٰة

﴿ قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاںؒ ﴾

ہمارے ایک معزز دوست نے توجہ دلائی کہ بہت سے اصحابِ استطاعت لوگ زکوٰة کے مسائل سے ناواقف ہونے کی وجہ سے زکوٰة جیسے فریضہ کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں اور اگر وہ مسائل معلوم کرنا چاہتے ہیں تو آسان زبان میں مسائل نہیں ملتے اور مشکل زبان جس میں عربی الفاظ آتے ہوں سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں اور ایسے مضمون کو چھوڑ دیتے ہیں اس لیے سہل زبان میں یہ کچھ مسائل درج کیے جا رہے ہیں اگر کوئی صاحب، زکوٰة کے اور مسائل دریافت کرنا چاہیں تو وہ بھی دریافت کرلیں تاکہ یہ مجموعہ مختصر رسالہ کی صورت میں بھی طبع کرا دیا جائے ! (حامد میاں غفرلہٗ)

ملاحظہ : مذکورہ مضمون میں چونکہ اشیاء کی مالیت اور قیمتیں حضرت اقدس رحمہ اللہ نے اپنے زمانے کے اعتبار سے ذکر کی تھیں جو کہ اب بعض مثالوں میں زکوة کے نصاب تک نہیں پہنچتیں اس لیے اعداد میں قدرے تبدیلی کر کے موجودہ زمانے کے اعتبار سے قیمتیں لکھ دی گئی ہیں

محمد زبیر دارالافتاء جامعہ مدنیہ جدید

''جس شخص نے مال کی زکوٰة ادا نہیں کی، قیامت میں اس کا مال ایک زہریلا اژدہا بنا کر اس کے گلے میں ڈالا جائے گا جو اس کو کاٹتا رہے گا اور یہ کہہ کر کاٹے گا کہ میں تیرا مال ہوں تیرا خزانہ ہوں'' (الحدیث)

سوال : زکوٰة کی مذہبی نوعیت کیا ہے ؟

جواب : زکوٰة فرض ہے، اسلام کے بنیادی ارکان میں شامل ہے ! اس کا منکر کافر ہے اور اس پر عمل نہ کرنے والا گنہگار ہے !

سوال : کیا زکوة ادا کرنے کے لیے نیت ضروری ہے ؟

جواب : نیت ضروری ہے ورنہ زکوة ادا نہ ہوگی !

سوال : زکوة کی شرح کیا ہے ؟

جواب : زکوة کی شرح مالِ تجارت ، سونے اور چاندی کا چالیسواں حصہ ہے یعنی سو روپے پر ڈھائی روپے زکوة ادا کرنی ہوگی !

سوال : زکوة کس سرمایہ پر ادا کرنا ہوگی ؟

جواب : نقد ، زیور (چاہے استعمال میں آتا ہو یا رکھ رکھا ہو) سونا چاندی اور کاروباری سرمایہ خواہ وہ نقد ہو یا مال کی اتنی قیمت اور مالیت ہو اور جو مال قرض میں دیا ہوا ہو سب سرمایہ پر سال گزرنے پر زکوة ادا کرنی ہوگی ! ؎۱

سوال : نصابِ زکوة کیا ہے ؟

جواب : ساڑھے باون تولے چاندی (۶۱۲ء۳۵ گرام)، ساڑھے سات تولے سونا (۸۷ء۴۷ گرام) اتنی قیمت کا مالِ تجارت یا نقد موجود ہو تو زکوة دی جائے گی !

سوال : ''صاحبِ نصاب'' سے کیا مراد ہے ؟

جواب : جن مالوں میں زکوة فرض ہے شریعت نے ان کی خاص خاص مقدار مقرر کردی ہے اس مقررہ مقدار کو ''نصاب'' کہتے ہیں اور اتنی مقدار جس کے پاس ہو اسے ''صاحبِ نصاب'' کہتے ہیں !

سوال : کیا جائیداد و عمارات پر زکوة ہوگی ؟

؎۱ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ زکوة صرف تجارتی مال (جو سامان اور اشیاء کی صورت میں موجود ہوں) پر ہوتی ہے اور جو نقد کی صورت میں موجود ہو اس پر زکوة واجب نہیں ہوتی، یہ خیال بالکل غلط ہے ! یاد رہے کہ زکوة تجارتی مال، سامان اور اشیاء اور اس سے کمائی ہوئی رقم دونوں پر ہوتی ہے، کتبِ فقہ میں اس کی تصریح موجود ہے !

جواب : جائیداد اور عمارتوں پر خواہ رہائشی ہوں یا کرایہ پر دی ہوئی ہوں ان پر زکوة نہیں، جو ان سے آمدنی ہوگی وہ سال کے ختم پر دیکھی جائے گی اور اس پر حساب لگا کر زکوة دی جائے گی ![1]

سوال : زکوة سے اور کس قسم کی کیا کیا چیزیں مستثنیٰ ہیں ؟

جواب : جائیداد کے علاوہ (اپنی ضرورت یا کارخانہ کے استعمال کے آلات اور دیگر ضروری اشیاء جیسے) مشینری، فرنیچر، برتن، کپڑے خواہ وہ کسی تعداد میں ہوں زکوة سے مستثنیٰ ہیں !

سوال : زکوة کس کس کو دی جاسکتی ہے ؟

جواب : یہ سوال بڑا مفید ہے، اس کا جواب سمجھ کر یاد رکھنا چاہیے کہ زکوة اس کو دی جائے گی جو نصابِ زکوة کا مالک نہ ہو، اور جس کے پاس استعمالی ضرورت سے زیادہ سامان بھی نہ ہو لہٰذا اگر کسی کے پاس گھر میں قیمتی فالتو سامان پڑا ہو مثلاً تانبے کے برتن اور قالین وغیرہ جو وہ استعمال میں نہیں لاتا یا ریڈیو، ٹیپ ریکارڈر، ٹیلیویژن اور زائد از ضرورت فرنیچر وغیرہ تو اس سامان کی قیمت کا اندازہ کیا جائے گا، اگر اس سامان کی قیمت بقدرِ نصاب بن جاتی ہے یعنی ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونے کی قیمت کے برابر تو یہ شخص زکوة لینے کا مستحق نہیں ہوگا اگر اپنے آپ کو غریب کہہ کر زکوة لے گا تو سخت گنہگار ہوگا ! ایسا شخص نہ زکوة لے سکتا ہے نہ صدقہ فطر بلکہ ایسے آدمی پر تو خود صدقہ فطر دینا واجب ہوتا ہے اور قربانی بھی ! ! !

---

[1] یعنی جو عمارتیں کرایہ پر دی ہوئی ہیں ان سے حاصل شدہ کرایہ اگر اتنی مقدار میں ہے کہ وہ تنہا ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کو پہنچ جاتا ہے تو اس پر سال کے بعد زکوة دینی ہوگی اور اگر تنہا کرایہ تو اتنا نہیں ہے لیکن کرایہ سے حاصل شدہ رقم اور دوسری اشیاء (سونا چاندی، مالِ تجارت، کیش رقم) مل کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت (1,73,250 روپے) کو پہنچ جاتی ہیں تو پھر سب کو ملا کر حساب کر کے زکوة دینی ہوگی !

سوال : زکوة کس کس کو نہیں دی جاسکتی ؟

جواب : زکوة اپنی ''اصول'' یعنی ماں باپ یا ان کے ماں باپ (دادا، دادی، نانا، نانی) کو نہیں دی جاسکتی ایسے ہی ''فروع'' یعنی بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی کو بھی نہیں دی جاسکتی، شوہر بیوی کو اور بیوی شوہر کو نہیں دے سکتی ! !

''سیّدوں'' کو وہ حسنی ہوں یا حسینی ! اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کی دوسری اولاد کو جنہیں ''علوی'' کہتے ہیں ! حضرت عقیلؓ ، حضرت جعفر طیارؓ کی اولاد کو بھی جو ''جعفری'' کہلاتے ہیں اور حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کی اولاد کو بھی جو ''عباسی'' کہلاتے ہیں !

اور اگر کوئی حضرت حارثؓ بن عبدالمطلب کی اولاد میں ہوں تو انہیں بھی !

غرض ان سب خاندانوں کو زکوة دینی اور انہیں لینی منع ہے ! !

سوال : مدارسِ اسلامیہ میں زکوة کا مال دینا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب : ہاں طالب علموں کو زکوة کا مال دینا جائز ہے اور مدارس کے مہتمم حضرات کو اس لیے کہ وہ طالب علموں پر خرچ کریں، دینے میں کچھ مضائقہ نہیں !

سوال : کیا غیر مسلم کو زکوة دی جاسکتی ہے ؟

جواب : نہیں !

سوال : زکوة کی رقم فوری ادا کرنی چاہیے یا مناسب موقع کے انتظار میں یہ رقم روکی بھی جاسکتی ہے ؟

جواب : دونوں صورتیں جائز ہیں، لیکن جلدی دینا افضل ہے !

سوال : بعض لوگوں کو کہتے سنا ہے کہ نقد رقم نہ رکھو ورنہ زکوة دینی ہوگی اس لیے جائیداد خرید لو ایسے لوگوں کے لیے شریعت کا کیا حکم ہے ؟

جواب : ایسا کرنا مناسب نہیں، ایسا کرنے سے غریبوں کا حق مارا جاتا ہے !

سوال : کاروباری اداروں کو سرمایہ کی زکوة کس طرح ادا کرنی چاہیے ؟

جواب : مثال کے طور پر یہ خاکہ ملاحظہ فرمائیں

بلڈنگ فرنیچر کھاتہ	1,30,000	مستثنیٰ ہے
مشینری کھاتہ	1,40,000	مستثنیٰ ہے
بینک کھاتہ	1,20,000	
ادھار کھاتہ	1,65,000	
سٹاک کھاتہ	1,40,000	
نقد باقی	15,000	
کل سرمایہ کھاتہ مالک فرم	7,10,000	
زکوة سے مستثنیٰ	2,70,000	
بقایا رقم جس پر زکوة ادا کرنی ہے	4,40,000	

جو مال بغرضِ تجارت خرید وفروخت میں نہ آئے وہ مستثنیٰ ہے جیسے سامان رکھنے کے برتن دکان میں استعمال ہونے والا فرنیچر یا اوزار اور مشینری وغیرہ !

سوال : مویشی یعنی بھیڑ بکری کا کاروبار کرنے والا مویشیوں کی قیمت لگا کر اس قیمت پر زکوة ادا کرے گا یا مویشیوں کی تعداد کے مطابق ؟

جواب : جو جانور تجارت کے لیے ہوں ان کی موجودہ قیمت لگا کر زکوة دی جائے گی !

سوال : سواری کے لیے گھوڑا گاڑی یا موٹر ہو تو ان پر زکوة ہوگی یا نہیں ؟

جواب : نہیں !

سوال : ایک شخص کے پاس دس لاکھ روپے تھے، ان پر سال گزر گیا، وہ زکوة کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ سارے روپے چوری ہو گئے، کیا اس صورت میں اس پر زکوة فرض ہے یا معاف ہو گئی ؟

جواب : سارا مال چوری ہو جانے یا سارے کا سارا مال خیرات کرنے سے زکوة معاف ہو جاتی ہے !

سوال : زکوة کا مال مستحق کو خود دینا ضروری ہے یا کسی اور کے ذریعہ بھی دیا جا سکتا ہے ؟

جواب : خود بھی دے سکتا ہے اور کسی دوسرے شخص کے ذریعہ بھی !

سوال : ایک مالدار مسافر کا سارا مال ضائع ہو گیا، گھر میں اگرچہ اس کا بہت مال موجود ہے لیکن اس وقت (حال یہ ہے کہ گھر میں موجود مال کسی صورت میں حاصل نہیں کر سکتا اور) اس کے پاس کچھ نہیں رہا تو کیا اسے زکوة دی جا سکتی ہے ؟

جواب : جی ہاں، ایسے مسافر کو جو حالتِ سفر میں محتاج ہو گیا ہو زکوة دی جا سکتی ہے (کہ وہ اپنی سفری ضروریات کو پورا کر سکے) چاہے اس کے گھر میں اس کے لاکھوں روپے ہی کیوں نہ ہوں !

سوال : زکوة کی رقم سے مسجد بنانا یا مردے کا قرض ادا کرنا یا مردے کا کفن وغیرہ تیار کرنا کیسا ہے ؟

جواب : ان صورتوں میں زکوة ادا نہیں ہوگی کیونکہ زکوة کی ادائیگی اس وقت ہوگی کہ جب کسی محتاج کی ملکیت میں دے ! زکوة کی ادائیگی کے لیے شرط ہے کہ جسے زکوة دی جائے اسے زکوة کی رقم کا مالک بنا دیا جائے ! !

سوال : ایک شخص نے کسی کو زکوة کا مستحق سمجھ کر زکوة دی، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ تو مالدار ہے یا سیّد ہے تو کیا وہ شخص دوبارہ زکوة دے یا زکوة ادا ہو گئی ؟

جواب : اگر دینے والے نے مستحق سمجھ کر زکوة دی ہے تو زکوة ادا ہو گئی، اسی طرح اس شخص کی بھی زکوة ادا ہو جاتی ہے جس نے تاریکی میں اپنی ماں یا دوسرے ایسے رشتہ دار کو جسے زکوة نہیں دی جا سکتی، زکوة دے دی اور بعد میں پتہ چلا کہ وہ ایسا رشتہ دار ہے جو اس کی زکوة کا مستحق نہیں ! اور اگر کسی نے کسی کو زکوة دی اور بعد میں معلوم ہوا کہ وہ کافر ہے تو زکوة ادا نہیں ہوئی پھر ادا کرنی ہوگی ! ! !

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اگر مذکورہ بالا صورتوں میں مالدار سیّد اور رشتہ دار کو یہ معلوم ہو گیا کہ یہ زکوة کی رقم تھی تو واپس کر دے !

سوال : ایک شخص سال کے اوّل اور آخر میں مالکِ نصاب تھا مثلاً اس کے پاس اتنے روپے تھے

جو ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت بنیں لیکن درمیان سال میں کچھ پیسے خرچ ہو گئے اور کچھ دنوں وہ مالکِ نصاب نہیں رہا تو کیا اس پر زکوة ہوگی ؟

جواب : جو شخص سال کے اوّل اور آخر میں نصاب کا مالک ہو اس پر زکوة ہوگی چاہے سال کے درمیان میں مال نصاب سے کم ہو گیا ہو، ہاں اگر سال کے درمیان میں اس کا سارے کا سارا مال ضائع ہو گیا اور سال کے آخر میں پھر کہیں سے مل گیا، تو اب گزشتہ سال کی زکوة اس پر نہیں ہے بلکہ جب سے دوبارہ مال آنا شروع ہوا ہے اس وقت سے اس کا مالی سال شروع ہوگا ! !

سوال : اگر مال سال گزرنے سے چند ہی روز پہلے جاتا رہا تو زکوة ہوگی یا نہیں ؟

جواب : نہیں !

سوال : ایک شخص کے پاس کل تین لاکھ روپے کی مالیت موجود ہے (گویا وہ صاحبِ نصاب ہے) لیکن یہ اتنے ہی روپوں کا قرض دار بھی ہے تو کیا اس پر زکوة ہوگی ؟

جواب : اس پر زکوة نہیں ہوگی !

سوال : ایک تاجر کے پاس ابتداء سال میں تین لاکھ روپے تھے جن سے اس نے تجارت شروع کی، سال کے آخر میں اس کے پاس پانچ لاکھ روپے جمع ہو گئے تو کیا اس تاجر کو صرف تین لاکھ روپے کی زکوة ادا کرنی ہوگی یا پانچ لاکھ کی ؟

جواب : اسے پانچ لاکھ روپے کی زکوة دینی ہوگی !

سوال : اگر کسی نے سال گزرنے سے پہلے ہی اپنی زکوة ادا کر دی تو کیا ادا ہو جائے گی ؟

جواب : (جتنی رقم دی ہے اس حساب سے اتنی مالیت کی زکوة) ادا ہو جائے گی !

(یعنی اگر سال کے آخر تک مال بڑھ جائے اور اس نے اس اضافی مالیت کی زکوة ادا نہ کی ہو تو اب صرف اضافی رقم کی زکوة ادا کر دے جس کی زکوة ادا نہ ہوئی ہو) ! !

سوال : جس کو زکوة دی جائے اسے یہ بتا دینا کہ یہ مالِ زکوة ہے ، ضروری ہے یا نہیں ؟

جواب : یہ ضروری نہیں بلکہ اگر انعام کے نام سے یا کسی غریب کے بچوں کو عیدی کے نام سے دے دو جب بھی زکوة ادا ہو جائے گی !

سوال : زرعی زمین یا باغ سے پیداوار پر'' عُشر '' ہے، عُشر کے کیا معنٰی ہیں اور اس کی ادائیگی کا کیا طریقہ ہے ؟

جواب : عُشر کے معنٰی ہیں ''دسواں'' ! پیداوار پر جو زکوة ہوتی ہے اس کے قاعدے الگ ہیں اور نام بھی الگ ہیں ! اگر زمین بارانی ہے یا نہر سے پانی دیا جاتا ہے تو اس میں عُشر یعنی دسواں حصہ خدا کے نام پر مصارفِ زکوة میں دیا جائے گا اور ایسی زمین'' عُشری'' کہلائے گی اور اگر رہٹ وغیرہ سے آبپاشی ہوتی ہے تو اس میں بیسواں حصہ نکالا جائے گا !

صدقة الفطر

صدقہ فطر ہر اس مسلمان پر واجب ہے جس پر زکوة فرض ہے یا زکوة تو فرض نہیں لیکن نصاب کے برابر قیمت کا اور کوئی مال اس کی حاجاتِ اصلیہ سے زائد اس کے پاس ہے، چاہے اس نے روزے رکھے ہوں یا نہ رکھے ہوں !

صدقہ فطر نابالغ اولاد کی طرف سے بھی دیا جائے گا ! اگر نابالغ اولاد خود مالدار ہو تو باپ کے ذمہ نہیں بلکہ ان ہی کے مال میں سے باپ ان کی طرف سے صدقہ ادا کر دے !

یہ صدقہ عید کے دن صبح صادق ہوتے ہی واجب ہو جاتا ہے، اگر کسی نے عید سے پہلے رمضان میں صدقہ دے دیا تو بھی ادا ہو جائے گا !

صدقہ فطر فی کس پونے دو سیر (احتیاطاً سوا دو کلو یعنی 2.250 kg) گیہوں یا اتنے گیہوں کی قیمت دی جائے[1]

صدقہ فطر ان لوگوں کو دیا جائے جنہیں زکوة دی جاتی ہے ! جنہیں زکوة نہیں دی جا سکتی انہیں صدقہ بھی نہیں دیا جا سکتا ! ! !

---

[1] اس سال فطرانہ فی کس 350 روپے کے حساب سے دیا جائے !

روزہ کی روحانی، جسمانی اور اجتماعی خصوصیات

﴿ حضرت مولانا محی الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ ﴾

روزہ ایک دینی فرض اور ایسی عبادتِ محمودہ ہے کہ جملہ انبیاء کرام کی شریعتوں میں موجود ہے اور تمام آسمانی کتابوں میں اس کا بیان اور اس کے فضائل مذکور ہیں ! ہاں احوال وظروف اور زمان ومکان کے لحاظ سے روزہ کی کیفیت اور اس کی ادائیگی کا طریقہ مختلف رہا ہے جیسا کہ اختلافِ شرائع کے بیان میں قرآن نے فرمایا ﴿ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا ﴾ (سُورة المائدة : ۴۸)
لیکن اس اختلاف کے باوجود تمام مذاہبِ سابقہ کا روزہ کی فرضیت پر اتفاق ہے جیسا کہ ارشاد ہے

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ ﴾ (سُورة البقرة : ۱۸۳)

''اے شریعتِ محمدیہ کے ماننے والو تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جس طرح اگلوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ، گنتی کے چند ایام تک روزہ رکھنا ہے''

روزہ اگلی امتوں پر جن دنوں میں فرض کیا گیا تھا اس بارے میں علماء نے اختلاف کیا ہے کہ آیا وہ رمضان کے مہینہ میں تھا یا ہر ماہ میں تین دن تھا یا اس کے علاوہ لیکن تمام علماء اس بات پر متفق ہیں کہ بے شک تمام اگلی امتوں پر روزہ فرض تھا ! !

روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو نفس کو پاکیزہ اور قلب کو آلائش سے صاف کر دیتی ہے اور خوفِ اِلٰہی کا شجرۂ طیبہ دل میں بٹھا دیتی ہے ! روزہ ایک ایسی مخفی عبادت ہے کہ سوائے خدا کے کسی کو خبر نہیں ہوتی ! اسی لیے اللہ نے اس کی نسبت اپنی طرف کر لی ہے ! اور دوسرے فرائض کے برخلاف اس کے اجر وثواب کی حدود کو پوشیدہ رکھا ہے ! گویا یہی صوم ایک راز ہے اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان ! پس قیامت کے دن بھی سوائے روزہ داروں کے کوئی اس کی جزا کو نہ جانے گا ! اس بارے میں احادیث وآثار بھرے پڑے ہیں ! !

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ کے ہر عمل کی نیکی سات سو تک بڑھا دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''مگر روزہ تو میرے لیے ہے اور اس کی جزا میں ہی دوں گا (کتنی دوں گا ؟ یہ راز ہے) کیونکہ بندہ کھانا پینا میری ہی وجہ سے ترک کر دیتا ہے اور دوسری لذات اور اپنی بیوی کو بھی میرے ہی لیے ترک کر دیتا ہے'' جب یہ عمل اللہ ہی کے لیے ہے تو اللہ نے بھی اس کی جزا اپنے ہی لیے مخصوص کر لی تا کہ عمل اور جزا میں مطابقت ہو جائے ! !

صحتِ جسمانی کے لحاظ سے روزہ کی اثر انگیزی یہ ہے کہ بدن کی صفائی کر دیتا ہے اور کھانے پینے میں بداحتیاطی سے جو امراض جسم کو لاحق ہوتے ہیں ان کا ازالہ کرتا ہے جیسا کہ ایک اثر میں آیا ہے کہ ''معدہ امراض کا گھر ہے اور فاقہ کشی سب سے بڑی دوا ہے''

ایک واقعہ ہے کہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں کسی نے ہدیہ ارسال کیا اور اسی دوران ایک طبیب بھی پہنچا، آپ نے ہدیہ قبول فرما لیا اور طبیب کو یہ کہہ کر لوٹا دیا کہ ''ہم وہ لوگ ہیں کہ جب تک خوب بھوک نہ لگے کھانا نہیں کھاتے اور جب کھانا کھاتے بھی ہیں تو پیٹ بھر کر نہیں کھاتے''

اس قول میں اس بات کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے کہ روزہ بہت سے امراض کو دور کر دیتا ہے کیونکہ روزہ دار بھی لامحالہ جُوْع (بھوک) کا حامل ہوتا ہے اور اس میں اس بات کی طرف ہمیں اشارہ ہو گیا کہ روزہ ایک ربانی طبیب اور آسمانی علاج ہے جو اللہ کی سب سے بڑی نعمت ''صحت'' کی حفاظت کرتا ہے

اس مقام پر اگر ہم قدیم و جدید اطباء اور ڈاکٹروں کے قوال کا تذکرہ کریں تو بحث طویل ہو جائے گی بس اتنا کافی ہے کہ اکثر اطباءِ جہان نے یہ کہہ دیا ہے کہ روزہ اکثر بیماریوں میں تو عام طور پر مفید ہوتا ہی ہے لیکن بعض بیماریاں ایسی ہیں کہ جن میں روزہ واحد علاج ثابت ہوا ہے اور بیماریوں کی تفصیل کتبِ طب میں مذکور ہے ! !

اضطراب، امعا، سمنیت، پیشاب میں شکر آنا، التہابِ کلی، امراضِ قلب، التہابِ مفاصل، ضغطِ دم وغیرہ بہت سے امراض ہیں جن کی کلید شفاء اللہ کے اس فریضہ صوم میں رکھ دی گئی ہے !

اور پھر افطار کے بعد اعتدال کے ساتھ کھانا اور سحری کے وقت معتدل غذا کا استعمال بھی صحت کے لیے

ضروری ہے آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے

''انسان کے لیے چند لقمے کافی ہیں جن سے بدن سیدھا رہ سکے !
اگر کچھ زیادہ ہی کھانا ہو تو شکم کے تین حصے کر کے ایک حصہ میں کھانا کھائے ،
دوسرے حصہ میں پانی پیے اور تیسرے حصہ کو سانس کے لیے رہنے دے''

دوسرا حکیمانہ ارشادِ نبوی ہے کہ ''انسان سب سے برا برتن جو بھرتا ہے وہ پیٹ ہے'' ہر سال ایک ماہ تک روزے رکھنے اور کھاتے وقت اعتدال پر رہنے سے سال بھر کی بے اعتدالی سے بدن کی صحت کا بگڑا ہوا توازن درست ہو جاتا ہے اور بھی نہ جانے کتنے ایسے اسرار اور رموز ہیں جو اب تک اطباء اور ڈاکٹروں کی نگاہوں سے مخفی ہے ! پاک ہے وہ ذات جس نے بیماری نازل کی اور اس کا علاج بھی بتلا دیا ! !

تہذیبِ نفس اور روحانی ارتقاء کے لیے تو صوم نے بڑی بڑی وسعتیں پیدا کردیں چنانچہ ارشاداتِ رسالت ﷺ کا ایک ذخیرہ اس باب میں موجود ہے ارشاد ہے

''اے جوان لوگو ! تم میں سے جو کوئی اخراجاتِ ضروریہ کی کفالت کر سکتا ہے
تو ضرور شادی کرنی چاہیے کیونکہ اس سے نگاہ اور شرم گاہ کی معصیت سے بچ جائے گا
اور جو کوئی کفالت کی قدرت نہ رکھتا ہو تو وہ روزہ رکھ لے یہ اس کے لیے معصیت
سے بچاؤ کا ذریعہ ہوگا'' دوسری جگہ ارشاد ہوا

''جو روزہ رکھ کر جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اس کے کھانا پینا
چھوڑنے سے کچھ حاصل نہیں''

کیونکہ روزہ کا مقصد ہی تہذیبِ نفس اور تہذیبِ اخلاق ہے اور بھی بہت سی احادیث موجود ہیں جو روزہ دار کو زبان و دل اور عمل کی تطہیر پر تنبیہ کرتی ہیں !

روزہ ایک طرف نفسِ انسانی کو شدائد و محن کا خوگر بناتا ہے تو دوسری طرف رحم و مروّت اور غرباء و مساکین پر عنایت کا جذبہ پیدا کرتا ہے ! نفس فوراً متوجہ ہوتا ہے کہ آج میں چند روز بھوک سے پریشان ہوں اور اللہ کے مفلس بندے سال بھر بھوک میں رہ کر کتنی پریشانیاں اُٹھاتے ہوں گے ! یہ خیال ہوتے ہی

نفس جذبۂ رفق وکرم سے معمور ہو جاتا ہے اور غرباء و مساکین کی خبر گیری کے لیے ہاتھ کھول دیتا ہے نفس کا یہ درس بالکل فطری ہے ! !

حضرت یوسف علیہ السلام باوجودیکہ مصر کی دولت کے مالک تھے اکثر بھوکے رہا کرتے اور جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ کیوں بھوک کی شدت گوارہ کرتے ہیں حالانکہ آپ کے ہاتھ میں دنیا جہاں کی دولت خدا نے دے رکھی ہے ؟ تو حضرت یوسف علیہ السلام نے جواب دیا کہ مجھے اس بات کا ڈر لگتا ہے کہ اگر پیٹ بھر کر کھالوں تو کہیں اللہ کے بھوکے بندوں کو فراموش نہ کر بیٹھوں !

روزے کی اجتماعی خصوصیت بھی عظیم الشان ہے جس نے دنیا کی ایک امت کو ایک لڑی میں پرو دیا ! وحدت و یک رنگی کا اس سے بڑا مظہر اور کیا ہوگا کہ شریعت کے اس ایک حکم نے روئے زمین کے کل اطراف و جوانب میں بسنے والے لوگوں کو یکساں مطیع بنادیا کہ رمضان آتے ہی طلوعِ فجر سے لے کر غروبِ آفتاب تک کھانا پینا سب لوگ چھوڑ دیتے ہیں ! اور جب غروبِ آفتاب ہو جاتا ہے تو بیک وقت کھانے پینے کی سب کو اجازت مل جاتی ہے بلکہ وحدتِ امت کا یہ عجیب تماشہ قابلِ دید ہے کہ سب کو حکم ہوتا ہے کہ اوّل وقت میں افطار کرو اور جو شخص افطار تاخیر سے کرے تو وہ بڑی خیر سے محروم ہو جاتا ہے اور طریقہ اسلام کا مخالف گردانا جاتا ہے !

لَا تَزَالُ اُمَّتِیْ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ وَاَخَّرُوا السُّحُوْرَ [1]

صوم کی قدرت و منزلت بڑھانے کے لیے اللہ نے سب سے افضل مہینہ ''رمضان'' پسند فرمایا جس کی شان اس طرح بیان ہوئی ﴿ اَلَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ ﴾ [2] کہ اسی ماہِ معظم میں قرآن جیسی گنجینۂ ہدایت کتاب کا نزول ہوا ! قرآن کے علاوہ اور بھی آسمانی کتابیں دوسرے انبیاء پر اسی ماہِ مبارک میں نازل ہوئیں جیسا کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے واثلۃ بن اسقعؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

---

[1] مسند احمد رقم الحدیث ۲۱۳۱۲ [2] سُورۃ البقرۃ : ۱۸۵

''صحفِ ابراھیم ماہ رمضان کی پہلی رات میں نازل ہوئے ! کتاب توراۃ چھ رمضان گزرنے پر نازل ہوئی ! اور انجیل تیرھویں رمضان کو نازل ہوئی ! اور قرآن چوبیس رمضان گزر جانے پر نازل ہوا''

اور بھی دوسری روایات ہیں جن میں تاریخ نزول کا فرق بیان ہوا ہے مگر اس بات پر اتفاق ہے کہ رمضان میں ان کا نزول ہوا ہے ! اور اس ماہِ رمضان کی عظمت بھی کتنی بڑی ہے کہ اس میں ایک رات لَیۡلَةُ الۡقَدۡر قرار پائی جس نے امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بہت بلند کر دیا ! کیونکہ امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمریں سابقہ امتوں کے مقابلہ میں بہت کم ہیں مگر اس ایک رات کو ہزار ماہ سے برتر قرار دے کر اس امت کو مالا مال کر دیا ! !

اس ماہِ مبارک کے فضائل پر اگر ہم لکھنا چاہیں تو دامن قرطاس تنگ ہو جائے گا اور قلم ماند پڑ جائیں گا اس لیے ہم صرف اس حدیث کی طرف اشارہ کر دینا کافی سمجھتے ہیں جس میں رمضان کے فضائل کا بیان ہے اور جس نے مسلمانوں کی ہمتوں کو بیدار کیا ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''شعبان کے آخری روز حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ دیا جس میں فرمایا گیا لوگو ! بڑا عظیم اور مبارک مہینہ سایہ فگن ہے ! اس میں ایک رات جو ہزار ماہ سے بہتر ہے ! اللہ نے اس ماہ میں دن کو روزہ رکھنا فرض کیا اور رات کا قیام مزید درجہ کا باعث قرار دیا ! اس ماہ کی ایک نفل دوسرے ماہ کے فرض کے اجر کی مستحق ہوئی اور اس ماہ میں ایک فرض دوسرے ماہ کے ستر فرض کے اجر کا حامل ہے ! نفس کو مصائب کا خوگر بنانے والا یہ مہینہ ہے، ضبطِ نفس کا اجر جنت ہے، یہ غم خواری کرنے والا مہینہ ہے اس میں مومن کا رزق فراواں ہو جاتا ہے'' آخر میں فرمایا ''اس ماہ کے تین عشرے ہیں پہلا عشرہ رحمت کی بارش برساتا ہے ! دوسرا عشرہ مغفرت کا مژدہ سناتا ہے ! اور تیسرا عشرہ عذاب سے نجات دلاتا ہے'' ! ! !

اس ماہ میں رحمت کا اتنا فیضان ہوتا ہے کہ اللہ اپنے بندوں کو بھی رحم و کرم میں ڈوبا ہوا دیکھنا چاہتا ہے چنانچہ جس شخص نے رحم کر کے اپنے غلام کے کاموں میں تخفیف کر دی تو اس کو مغفرت اور جہنم

سے آزادی کا مژدہ سناتا ہے ! !

لوگو ! اس ماہ میں چار چیزوں کو خوب حاصل کرو دو چیزیں ایسی ہیں کہ ان سے اللہ کو خوش کر سکتے ہو اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن سے تم کبھی بے نیاز نہیں ہو سکتے

پہلی دو چیزیں یہ ہیں : کلمہ شہادت اور استغفار

اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں : جنت کی طلب اور جہنم سے پناہ مانگنا

''روزہ'' کتنا عظیم الشان فریضہ ہے اور کس قدر اس میں حکمتیں ہیں ! یہی وجہ ہے کہ اس کو اسلام کا ایک رکن قرار دیا گیا اور اس نے امتِ مسلمہ کو خیر و برکت سے مالا مال کر دیا ! !

قارئین انوارِ مدینہ کی خدمت میں اپیل

ماہنامہ انوارِ مدینہ کے ممبر حضرات جن کو مستقل طور پر رسالہ ارسال کیا جا رہا ہے لیکن عرصہ سے ان کے واجبات موصول نہیں ہوئے ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ انوارِ مدینہ ایک دینی رسالہ ہے جو ایک دینی ادارہ سے وابستہ ہے اس کا فائدہ طرفین کا فائدہ ہے اور اس کا نقصان طرفین کا نقصان ہے اس لیے آپ سے گزارش ہے کہ اس رسالہ کی سرپرستی فرماتے ہوئے اپنا چندہ بھی ارسال فرمادیں اور دیگر احباب کو بھی اس کی خریداری کی طرف متوجہ فرمائیں تاکہ جہاں اس سے ادارہ کو فائدہ ہو وہاں آپ کے لیے بھی صدقہ جاریہ بن سکے ! (ادارہ)

تربیتِ اولاد

قسط : ۲۴

﴿ ازافادات : حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی ﴾

زیرِ نظر رسالہ ''تربیتِ اولاد'' حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کے افادات کا مرتب مجموعہ ہے جس میں عقل و نقل اور تجربہ کی روشنی میں اولاد کے ہونے ، نہ ہونے ، ہوکر مرجانے اور حالتِ حمل اور پیدائش سے لے کر زمانۂ بلوغ تک روحانی و جسمانی تعلیم و تربیت کے اسلامی طریقے اور شرعی احکام بتلائے گئے ہیں ! پیدائش کے بعد پیش آنے والے معاملات ،عقیقہ، ختنہ وغیرہ امور تفصیل کے ساتھ ذکر کیے گئے ہیں، مرد عورت کے لیے ماں باپ بننے سے پہلے اور اس کے بعد اس کا مطالعہ اولاد کی صحیح رہنمائی کے لیے ان شاء اللہ مفید ہوگا ! اس کے مطابق عمل کرنے سے اولاد نہ صرف دنیا میں آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگی بلکہ ذخیرۂ آخرت بھی ثابت ہوگی ان شاء اللہ ! اللہ پاک زائد سے زائد مسلمانوں کو اس سے استفادہ کی توفیق نصیب فرمائے، آمین

اگر کسی طرح اولاد کی اصلاح نہ ہو اور اس نے عاجز اور تنگ کر رکھا ہو :

بچہ کی تعلیم کرنا چاہیے (لیکن) یہ ایسی چیز ہے کہ کسی کے قبضہ واختیار میں نہیں بعض دفعہ لاکھ کوشش کرو مگر اولاد نالائق ہی ہوتی ہے ! فرمایا ایک صاحب نے تحریر کیا کہ میرا لڑکا آوارہ ہوگیا ہے مجھ کو اس سے بہت پریشانی ہے کیا تدبیر کروں ؟ میں نے جواب میں لکھا دیا کہ تدبیر تو کرو مگر اس پر مرتب ثمرہ (یعنی نتیجہ مرتب ہونے) کا انتظار نہ کرو، پریشانی ختم ہونے کی تدبیر اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ تدبیر تو کرتا رہے مگر ثمرہ مرتب ہونے کی (یعنی یہ کہ اس کی مکمل اصلاح ہوجائے) اور جیسا میں چاہتا ہوں ویسا ہوجائے اس بات کی فکر چھوڑ دے !

یہ جواب نصوص (یعنی قرآن وحدیث) کے موافق ہے کوئی آزاد مشرب ہوتا تو یہ جواب لکھتا کہ

تدبیر ہی چھوڑ دو مگر ایسا کرنا حقِ شفقت کے خلاف ہے، باقی ثمرہ کی فکر سو بات یہ ہے کہ اگر محبوب سے (یعنی اللہ سے) دل لگ جائے تو ایسی سب فکریں آپ سے چھوٹ جائیں (لیکن طبعی طور پر اولاد کے بگڑنے کا رنج ضرور ہوتا ہے اس رنج پر بھی اجر و ثواب ملتا ہے)

بچے اگر ناجائز کام کے لیے ضد کریں :

اگر سچ مچ بچے ضد ہی کرتے ہوں تب بھی یہ عذر قابلِ قبول نہیں، دیکھو اگر تمہارا بچہ باغیوں میں شامل ہو کر گولا چھوڑنے لگے تو تم اس کو روکو گے یا نہیں ؟ ضرور روکو گے ! اگر نہ مانے گا تو زبردستی روکو گے اسی طرح یہاں کیوں نہیں روکا جاتا ؟

اگر تم خود مصیبت کو برا سمجھتے ہو تو بچوں کو اس کی عادت کیوں ڈالتے ہو بھلا بچے اگر ضد کر کے سانپ مانگنے لگیں تو کیا دے دو گے ؟ پھر جس کو خدا اور رسول نے مضر (گناہ) فرمایا ہے کیا وجہ ہے کہ اس کی عادت ڈالی جاتی ہے ! معلوم ہوا کہ خدا و رسول کے فرمان کی عظمت نہیں ! !

بچوں کو آتش بازی کے لیے پیسے دینا شرعاً حرام ہے ! تم دینے والے کون ہوتے ہو ؟ یہ مال تمہارا کہاں ہے سب خدا ہی کی مِلک ہے تم محض خزانچی ہو ہمیں یہ اجازت نہیں کہ اس کو جیسے چاہیں خرچ کریں، خدا کا مال ہے اس کے متعلق قیامت میں سوال ہوگا کہ تم نے کہاں خرچ کیا ؟ پس بچوں کو آتش بازی اور ناجائز کام کے لیے پیسے ہرگز مت دو اور ضد کرنے پر مارو، ناجائز کھیل تماشا کے پاس بھی ان کو مت کھڑا ہونے دو ! !

ایک بچہ والدین سے ضد کرنے لگا کہ میں وہ چیز کھاؤں گا وہ بھی لا کر رکھ دی، جب ساری ضدیں پوری ہو گئیں تو کہنے لگا یہ چاند کیوں نکل رہا ہے اس کو چھپاؤ ! والدین یہاں عاجز ہو گئے اور دو چار طمانچے مار کر اسے خاموش کیا ! !

ایک عبرتناک واقعہ :

صاحبو ! بزرگوں نے تو بچوں کو ایسی ایسی عادت ڈالی ہے کہ جس سے ان کو دولتیں مل گئیں اور تم ایسی عادتیں ڈالتے ہو جس سے دنیا اور دین دونوں تباہ ہوں !

ایک بزرگ کی حکایت ہے کہ ان کا ایک لڑکا تھا بالکل کمسن (نوعمر) انہوں نے بیوی سے شروع ہی سے کہہ رکھا تھا کہ اگر یہ کوئی چیز مانگے تو اپنے ہاتھ سے مت دو بلکہ اس کی ضرورت کی چیزیں ایک جگہ اس سے پوشیدہ رکھ دو، جب یہ کوئی چیز مانگے تو اس سے کہہ دو کہ وہاں جا کر اللہ میاں سے مانگو اور ہاتھ ڈال کر لے لو تا کہ اس کا یہ اعتقاد ہو جائے کہ اللہ میاں ہی نے دی ہے ! ایک روز اتفاقاً اس کے لیے کھانا رکھنا بھول گئی اس روز بھی بچہ نے حسبِ معمول اللہ میاں سے کھانا مانگا اور ہاتھ ڈالا تو کھانا غیب سے پیدا ہو گیا ! ان بزرگ کو خبر ہوئی کہنے لگے الحمد للہ میں اسی کا منتظر تھا ! اس کے بعد عمر بھر اس بچہ کی یہی حالت رہی کہ جب اس کو ضرورت ہوتی تو خدا تعالیٰ سے مانگتا اور وہ چیز مل جاتی ! ان بزرگ نے بچپن ہی میں اس کو صاحبِ کمال بزرگ بنا دیا ! خیر ہم ایسے نہ ہوں تو بچوں کو معاصی (گناہوں و گندے کاموں) میں مبتلا نہ کریں ! غرض اس بارے میں نہایت اہتمام کی ضرورت ہے

اولاد کی زیادہ محبت عذاب ہے :

اولاد کا وبالِ جان ہونا آپ کو اس حکایت سے معلوم ہو جائے گا میں نے ایک والیٔ ملک کی بیٹی کو دیکھا ہے ان کو اپنے بیٹوں سے اس قدر محبت تھی کہ وہ رات کو سب کو ساتھ لے کر لیٹتی تھی علیحدہ کر کے ان کو چین ہی نہ آتا تھا پھر جب بچے زیادہ ہو گئے اور ایک پلنگ پر نہ آ سکے تو انہوں نے پلنگ پر سونا چھوڑ دیا سب کو لے کر نیچے زمین پر فرش پر سویا کرتی تھیں اور اس پر بھی اعتبار نہ آیا بلکہ کسی پر ہاتھ رکھ لیتی اور کسی پر پیر اور رات کو بار بار آنکھ کھلتی اور بچہ کو ٹٹول کر دیکھ لیا کرتیں، واقعی یہ محبت تو عذاب ہی ہے

میں نے ایک بڑی بی کو دیکھا جو اپنے بچوں کو بہت چاہتی تھیں، رات کو سب بچوں کو اپنے ہی پلنگ پر لے کر سوتی تھیں جب اولاد زیادہ ہو گئی تو پلنگ کے بجائے فرش پر سب کو لے کر سوتی تھیں اور رات کو یہ حالت تھی کہ بار بار اٹھ کر سب کو ہاتھ سے ٹٹولتی تھیں کہ سب زندہ بھی ہیں یا نہیں ؟ اور اگر ذرا کبھی کسی کو تکلیف ہو گئی تو بس ساری رات کی نیند اُڑ گئی ! تو بھلا اس صورت میں یہ اولاد عذاب کا ذریعہ نہیں تو کیا ہے ؟ خدا کی قسم ! راحت میں وہ ہے جس کے دل میں صرف ایک کی محبت ہو اور وہ ایک کون ؟ اللہ تعالیٰ ! (سبیل النجاح)

مردوں کی ذمہ داری :

ہماری بدحالی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم نے عورتوں کو اپنے گھر کا حاکم بنادیا ہے، اگرچہ یہ چھوٹی سی حکومت ہے مگر اس کا نتیجہ خراب ہی ہے مثلاً بیاہ شادی کی ساری رسمیں عورتوں ہی کی خواہش سے پوری کی جاتی ہیں جس کا انجام ظاہر ہے کہ کیا ہوتا ہے ؟ کس قدر خاندان شادی کی رسموں میں تباہ ہوگئے اور یہ سارا فساد عورتوں کو حاکم بنانے کا ہے، عورتوں کی دلجوئی کرنا ضروری ہے مگر ان کا تابع بننا برا ہے ! اس وقت سارا مال و اولاد عورتوں کے قبضہ میں ہم نے کر دیا ہے پھر دیکھ لیجیے کہ روپیہ کس طرح بے موقع صرف ہوتا ہے اور بچوں کی صحت خراب اور اخلاق تباہ ہو رہے ہیں۔ عورتیں بچوں کو جو چاہیں کھلاتی پلاتی ہیں جس سے ان کی زندگی بیماری میں کٹتی ہے، محبت و پیار حد سے زیادہ کرتی ہیں جس سے لڑکے شوخ ہو جاتے ہیں اس لیے اپنے مال و اولاد کو اپنے قبضہ میں رکھنا چاہیے عورتوں کو حاکم بنا دینا سخت تنزلی کا باعث ہے جس کو جناب سرکارِ دو عالم ﷺ پہلے سے فرما گئے کہ وہ قوم کبھی کامیاب نہ ہوگی جس کی حاکم عورت ہو !

بچوں کی شوخ مزاجی اور ایک حکایت :

بچوں کی شوخ اعتدال (اور تہذیب) کے خلاف نہیں کیونکہ بچپن کا مقتضی یہی ہے کہ بچہ بچوں کی طرح شوخ ہو باپ دادا کی طرح متین (اور سنجیدہ) نہ ہو !

حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرید سے فرمایا کہ تم اپنے بچوں کو ہمارے پاس نہیں لاتے، وہ بیچارہ کچھ بہانے کر دیتا کیونکہ اسے اندیشہ تھا کہ مرزا صاحب بہت نازک مزاج ہیں اور بچے شوخ مزاج ہوتے ہیں ایسا نہ ہو کہ ان کی کسی حرکت سے آپ کو تکلیف پہنچے، جب آپ نے کئی بار تقاضا کیا تو تین چار دن ٹال کر وہ اپنے بچوں کو لائے اور اس مدت میں ان کو خوب تعلیم دی کہ اس طرح سر جھکا کر بیٹھنا، یوں ادب کرنا، مجلس میں ادھر ادھر نہ دیکھنا ! بچوں نے اس طرح کیا کہ

سلام کر کے بت کی طرح خاموش بیٹھ گئے ، نہ نگاہ اوپر اُٹھائی نہ کوئی بات کی ! اب مرزا صاحب ان کو کھولنا چاہتے ہیں تو کھلتے نہیں۔ مرزا صاحب نے مرید سے فرمایا کہ تم آج بھی اپنے بچوں کو نہ لائے ! اس نے عرض کیا حضرت یہ حاضر تو ہیں۔ فرمایا یہ بچے ہیں ؟ یہ تو تمہارے بھی ابا ہیں، بچے تو کھیلتے ہیں کودتے ہیں شوخیاں کرتے ہیں ،کوئی ہماری ٹوپی اتارتا کوئی کمر پر سوار ہوتا، بچے تو ایسے ہوتے ہیں اور یہ تو تمہارے ابا بن کر بیٹھ گئے ! ! !

(جاری ہے)

جامعہ مدنیہ جدید کے فوری توجہ طلب ترجیحی امور

(۱) مسجد حامد کی تکمیل

(۲) طلباء کے لیے دارالاقامہ (ہوسٹل) اور درسگاہیں

(۳) کتب خانہ اور کتابیں

(۴) پانی کی ٹنکی

ثواب جاریہ کے لیے سبقت لینے والوں کے لیے زیادہ اجر ہے

قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں نور اللّٰہ مرقدہٗ کے سلسلہ وار مطبوعہ مضامین جامعہ مدنیہ جدید کی ویب سائٹ پر پڑھے جا سکتے ہیں

http://www.jamiamadniajadeed.org/maqalat

تکمیل بخاری شریف

﴿ شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب مدظلہم ﴾

۱۵/ رجب المرجب ۱۴۴۶ھ / ۱۶/ جنوری ۲۰۲۵ م

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

عزیز طلباء کرام اور بہت ہی قابل قدر ان کے والدین اعزاء وا قارب اور دیگر تمام مسلمان بھائی اللہ نے ہمیں توفیق عطاء فرمائی کہ آج کی اس مبارک مجلس میں شرکت ہوئی اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے اور ہم سب کو اس کی برکات سے متمتع فرمائے !

اس وقت پوری دنیا میں جو اضطراب ہے اور کفر اور الحاد کا ایک طوفان برپا ہے ان اندھیروں میں اس محنت کو اللہ تعالیٰ ہم سب کے لیے چراغ اور رہنمائی بنادے !

اس آخری حدیث شریف میں حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ساری محنت کے بعد آخر میں ہر آدمی کو توجہ دلائی کہ نظر آخرت کی طرف رکھے ! کیونکہ اس میں ترازو کا ذکر آیا ہے اور ترازو سے گزرے بغیر انسان جنت میں نہیں جا سکتا جو میدان حشر میں میزان نصب ہوگی وہ بہت تلخ اور کڑوا وقت ہوگا ہر ایک کے لیے ! سوائے انبیاء علیہم السلام یا ان کے علاوہ جس کا اللہ نے خاص طور پر استثنٰی فرما رکھا ہے جو اس کے علم میں ہے باقی نیک اور بد، عالم غیر عالم، پیر اور مرید، استاد اور شاگرد اس کڑے مرحلے سے گزریں گے اور اس سے دوچار ہوں گے اور جس کے نصیب میں بچنا ہوگا وہ بچے گا ورنہ وہ جہنم کا ایندھن بن جائے گا ! اللہ ہم سب کو اس سے بچائے !

آپ کے بچوں نے جو آٹھ نو سال یہاں پڑھا ہے، عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ ہمارا بچہ نماز کا طریقہ سیکھ رہا ہے، روزے کا طریقہ سیکھ رہا ہے، حج کا اور زکوٰۃ کا طریقہ سیکھ رہا ہے یہ ٹھیک ہے کہ اس کا طریقہ تفصیل سے سیکھتا ہے ورنہ یہاں آنے سے پہلے بھی اسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ یہ مسائل معلوم تھے

اور خود آپ کو جوان کے لواحق ہیں انہیں بھی یہ باتیں معلوم ہیں تو جو چیز انسان کو آتی ہو اس کو سیکھنے کے لیے پھر نہیں جاتا کہیں، کیونکہ وہ وقت کا ضیاع ہوتا ہے، ایسی چیز سیکھی جاتی ہے جس میں وقت کا ضیاع نہ ہو ! اس لیے اس مجلس میں یا اس جیسی پہلے بھی جو تقریبات ہوئی ہیں ان میں میری کوشش ہوتی ہے کہ علماء اور طلباء کے علاوہ باقی حضرات جو آئے ہوئے ہیں ان کو اپنا مخاطب بناؤں کیونکہ علماء بھی بیٹھے ہیں انہیں مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے وہ تو خود صاحب علم ہیں ان کو بتانا ایسے ہے جیسے سورج کو چراغ دکھانا تو ہماری یہ حیثیت نہیں ہے اور طلباء پڑھ چکے ہیں دس سال مَاشَاءَ اللّٰہُ ان کو بھی اب بتانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن ان کے جو لواحقین ہیں اعزاء اور اقارب اور متعلقین ہیں جن کا تعلق معاشرے کے ہر طبقے سے ہے تجارتی طبقے سے بھی ہے، مزدور طبقے سے بھی ہے، ملازم طبقے سے بھی ہے، مالدار طبقے سے بھی ہے اور غریب طبقے سے بھی ہے جس میں ملکی بھی ہیں اور غیر ملکی بھی ہیں سب طرح کے ہیں میرا اصل مخاطَب وہ حضرات ہوتے ہیں کیونکہ ان سے ملنا نہیں ہوتا، آٹھ نو سال طلباء نے پڑھا مگر ان کے لواحقین سے آج ملاقات ہو رہی ہے اور آج کے بعد پھر کب ہوگی، ہوگی بھی یا نہیں ہوگی، یہ اللہ کو پتا ہے !

دین کن کے لیے نصیحت ہے ؟

اَلدِّیْنُ اَلنَّصِیْحَۃُ دین خیر خواہی کا نام ہے ''نصیحت'' کا نام ہے، کس کے لیے ؟ آپس میں مسلمانوں کے لیے، ایک دوسرے کے لیے، دین میرے لیے بھی، ان کے لیے بھی، آپ کے لیے بھی، استاد کے لیے بھی، شاگرد کے لیے بھی، پیر کے لیے بھی، مرید کے لیے بھی ! !

اور دین ''نصیحت'' ہے پیپلز پارٹی والوں کے لیے بھی، دین نصیحت ہے مسلم لیگ والوں کے لیے بھی، دین نصیحت ہے پی ٹی آئی والوں کے لیے بھی، ایم کیو ایم والوں کے لیے بھی، پاکستان میں قوم پرست جماعتوں کے لیے بھی، کیونکہ یہ سارے کے سارے مسلمان ہیں ! تو جو دین کافر کے لیے بھی نصیحت اور خیر خواہی ہے تو کیا اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے خیر خواہی اور نصیحت نہیں ہوگا ؟ یہ تو کافر کو بھی چاہتا ہے اخیر دم تک کہ یہ ایمان لے آئے، جہنم سے بچ جائے، کافر جو سب سے بدترین دشمن ہوتا ہے

ہندو ہو، سکھ ہو، قادیانی ہو، عیسائی اور یہودی ہو ان کے لیے بھی اخیر تک اسلام خیر خواہی کرتا ہے اور ان کا دامن پکڑے رکھتا ہے کہ شاید یہ اسلام میں داخل ہو جائیں تو جب ان کے لیے اس میں خیر خواہی ہے تو پیپلز پارٹی والے تو ہمارے مسلمان بھائی ہیں کافر تو نہیں ہیں، مسلم لیگ والے بھی ہمارے مسلمان بھائی ہیں کافر نہیں ہیں، پی ٹی آئی ہو یا دیگر جماعتیں یہ سب مسلمان ہیں لیکن آپس میں منتشر اور ایک دوسرے سے دل کٹے ہوئے ہیں ان کے، اسی چیز نے ہمیں تباہ کر دیا ہے !

عقیدہ :

آپ حضرات یہ بات یاد رکھیں یہ بات آخرت میں نجات کا ذریعہ ہے اس کے بغیر نجات نہیں ہوگی یہ عقیدہ بحیثیت مسلمان ہونے کے ہر مسلم لیگی کا ہونا چاہیے، ہر پی ٹی آئی والے کا ہونا چاہیے، ہر مسلم لیگی کا کہ میں جو کچھ بھی ہوں ، پہلے مسلمان ہوں بعد میں میں کچھ اور ہوں ، میں اپنے اسلام پر کسی چیز کو ترجیح نہیں دوں گا ، کیا آپ میری اس بات سے متفق ہیں یا نہیں ؟ میرے مخاطب میں نے پہلے بتا دیا علماء اور طلباء نہیں ہیں آپ حضرات ہیں ، آپ میں مسلم لیگ والے بھی ہیں میں ان سے تعلق محبت رکھتا ہوں، پی ٹی آئی کے بھی ہوتے ہیں لیکن جب میں آپ کے لیے خیر خواہ ہوں تو آپ کو بھی تو میرا خیر خواہ ہونا چاہیے، مجھے بتائیے کہ یہ بات صحیح ہے یا نہیں کہ ایمان اور اسلام کے مقابلے میں کوئی حیثیت کسی اور چیز کی نہیں ہے !

مذہب سے جڑنا :

جب یہ صحیح ہے تو سب سے پہلے آپ کو مذہب سے جڑنا ہے اور مذہب سے جڑنے کے لیے اپنی جان مال آبرو سب قربان کرنی چاہیے یا نہیں کرنی چاہیے ؟ کرنی چاہیے ! اب صورتحال یہ ہے کہ یہ تو ایک زبانی بات ہوئی عملی نہیں ہے، آپ نے کہہ دیا میں خوش ہو گیا لیکن کیا سچ مچ بھی ایسا ہے ؟ کیا باہر نکل کر بھی ہم ایسا کرتے ہیں ؟ تو سچ مچ ایسا ہے کہ ہم ایسا نہیں کرتے کیونکہ اگر ہم ایسا کرتے تو پیپلز پارٹی والا پیپلز پارٹی میں نہ ہوتا بلکہ جاتا ہی نہ، مسلم لیگ والا مسلم لیگ میں جاتا ہی نہ، پی ٹی آئی والا

بھی نہ جاتا کیونکہ پہلے اسلام اور مذہب ہے اور ان جماعتوں میں سے کسی جماعت کے دستور میں یہ چیز نہیں ہے کہ ہم اسلامی قانون نافذ کریں گے ! اگر ہے تو آپ میں سے کوئی بھی کھڑا ہو کر مجھے حوالے کے ساتھ بتا دے کہ فلاں جماعت کے دستور میں یہ بات ہے ! کسی بھی دستور میں نہیں ان کے دستور عموماً ہیں ہی انگریزی زبان میں، اردو میں بھی نہیں ہیں، آپ کو سمجھ ہی نہیں آئیں گے آپ سندھی بولنے والے، پنجابی بولنے والے، سرائیکی بولنے والے، پشتو بولنے والے ! دستور بنا رکھا ہے انگریزی میں ! تو جس کا دستور انگریزی میں ہو وہ پنجابی کی کیا خدمت کرے گا مجھے آپ یہ بتائیے ؟ وہ سندھی کی کیا خدمت کرے گا ؟ وہ سرائیکی اور بلوچی اور پٹھان کی کیا خدمت کرے گا ؟

دھوکے میں مت آیئے :

دھوکہ دینے والا دھوکہ دیتا ہے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے المیہ یہ ہے کہ ہم دھوکے میں بڑے آرام سے آتے ہیں اور آج ستر پچھتر سال ہو رہے ہیں کہ ہم دھوکے میں بڑی خوشی سے آئے ہوئے ہیں اور اسی میں کامیابی سمجھتے ہیں، میرے مسلمان بھائیو یہ تمہارے ساتھ بہت بڑا ظلم ہو رہا ہے ظلم کرنے والا تو ظلم کر رہا ہے لیکن ہم خود اپنے اوپر ان سے پہلے ظلم کر رہے ہیں

میری درخواست ہے آپ سے کہ آپ اپنے سوچ اور فکر پر نظر ثانی کیجیے اس عرصے میں جس نے جو قربانی ان جماعتوں کے لیے دی ہے کسی بھی عالم اور مفتی سے پوچھ لیں کسی بھی پیر سے پوچھ لیں پاکستان کے پیر سے پوچھ لیں یا ہندوستان کے پیر سے یا بنگلہ دیش کے پیر سے کہ یہ ثواب کا عمل تھا یا گناہ کا عمل تھا ؟ کیونکہ اس پر اجر ثواب تو تب ہی ملے گا جب وہ کام ثواب کا ہو اگر گناہ کا ہے تو اس پر تو اجر ثواب نہیں اس میں تو پکڑ ہو جائے گی قیامت کے دن !

میرے عزیزو ! قوم و ملک کا حال خراب ہو چکا ہے اور اسی غلطی کی وجہ سے کہ آپ جو یہاں بیٹھے ہیں ان جماعتوں سے وابستہ ہیں ان کو چندہ بھی دیتے ہیں ان کو اپنی توانائی اپنی مدد بھی فراہم کرتے ہیں ان کو اپنی اولادیں پیش کرتے ہیں کہ ہمارے بچے تمہاری جماعت کے لیے کام کریں گے

ہماری بچیاں تمہارا جو عورتوں کا حلقہ ہے اس میں کام کریں گی ایسا ہوتا ہے یا نہیں ہوتا ہر جماعت میں ؟ تبلیغی جماعت میں بھی ہوتا ہے جمعیت میں بھی ہوتا ہے تبلیغی جماعت میں بھی جاتی ہیں وہ تو ثواب کا کام ہے لیکن پیپلز پارٹی میں بھی عورتوں کا شعبہ ہے مسلم لیگ میں بھی پی ٹی آئی میں بھی وہاں عورتیں جارہی ہیں وہ ہماری آپ کی بہنیں ہیں بیٹیاں ہیں وہ جارہی ہیں انہیں پتا ہی نہیں کہ ہم کس چیز کا ارتکاب کررہے ہیں ثواب مل رہا ہے یا گناہ مل رہا ہے ؟ اس پر سننے کے لیے بھی تیار نہیں ہیں !

ہوسکتا ہے میری بات آپ میں سے بھی کسی کو تلخ لگتی ہو لیکن مجھے تو اللہ سے ثواب چاہیے اور آپ کی خیرخواہی، اس لیے میں کررہا ہوں، چاہے میری بات کڑوی ہو لیکن اس وقت آپ اسے سنیں پھر اس پر غور کیجیے غور کریں، یہاں سے کپڑے جھاڑ کے ذہن کو جھٹک کر نہیں اٹھنا ! !

عالمِ کفر متحد ہے :

کفر متحد ہورہا ہے کفر اپنے مذہب سے جڑا ہوا ہے یہودی جڑے ہوئے ہیں لیکن مسلمان نہیں جڑا ہوا، مسلمان پیپلز پارٹی میں گیا ہوا ہے مسلم لیگ نون میں گیا ہوا ہے پی ٹی آئی میں گیا ہے اور ایم کیو ایم میں گیا ہے اور نہ جانے کتنی پارٹیاں ہیں ان میں تتر بتر اور تقسیم ہے مذہب سے نہیں جڑا ہوا مجھے بتلائیں روس شیطان ہے یا فرشتہ ہے ؟ بتایئے ایک زبان ہوکر بولیں ! اور امریکہ شیطان اور برطانیہ صرف شیطان نہیں ، برطانیہ کا نام آئے تو کہیں شیطان کا سردار شیطانوں کا سردار شیطانوں کا بوڑھا سردار ! اور یہودی کیا ہیں ؟ شیطان !

اسلام اور سیاست :

ہمیں ہمارے بھائی پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ اور پی ٹی آئی والے کہتے ہیں کہ آپ کا سیاست سے کیا کام ؟ سیاست الگ چیز ہے آپ الگ چیز ہیں، کتنی بڑی غلطی ہے کسی دنیا کے عالم سے پوچھ لیں کہ آپ کی بات صحیح ہے یا غلط ؟ وہ کہے گا بالکل غلط ہے ، سیاست اور اسلام ایسے ساتھ ساتھ ہیں جیسے کہ اسلام اور صحابہ کرام آپ صحابہ اور اسلام کو الگ کرسکتے ہیں ؟ نہیں ! تو آپ سیاست کو بھی الگ نہیں کرسکتے ! !

مگر عالمِ کفر اس نسخے پر عمل کر رہا ہے کہ اپنے باطل دین کے ساتھ ہر حال میں جڑا ہوا ہے (وہ اپنے دین کو سیاست سے جدا نہیں سمجھتا) حالانکہ اس کا دین منسوخ ہو چکا ہے جس کا سر پیر ہی نہیں ہے اس کے ساتھ پھر بھی جڑا ہوا ہے ! !

امریکی وزیر دفاع (Pete Hegseth) جو نیا بنا ہے وہ پریس کانفرنس میں اعلانیہ کہہ رہا ہے

"میں ایک عیسائی صیہونی ہوں" ! !

مانتا ہے میں عیسائی ہوں ! شرم نہیں آ رہی اسے ، صیہونی کا مطلب ؟ کہ یہودیوں کے جو مذہبی عقائد ہیں کہ آخر میں ان کا عروج ہوگا اور اسلام اور مسلمان کو کسی بھی قیمت پر باقی نہیں رہنے دینا ! چنانچہ وہ یہ کہہ رہا ہے کہ میں ایک عیسائی صیہونی ہوں، یہ کوئی مولوی نہیں ہے ان کا ! پھر ذہن میں رکھو بات، ان کا مولوی بھی جو پوپ ہے ان کے چرچ کا یہی بات کہتا ہے ! لیکن ان کا سیاستدان بھی جو کالج یونیورسٹی سے نکلا ہوا ہے یہی بات وہ کہتا ہے میں ایک عیسائی صیہونی ہوں اور میں اسرائیل کی ریاست کی بھرپور حمایت کرتا ہوں اور جس طرح سے امریکہ اس کے ساتھ کھڑا ہے وہ بہت اچھا ہے ! اور یہودی جو کر رہے ہیں غزہ میں یا شام میں وہ ٹھیک کر رہے ہیں ! میں حماس کے ہر رکن کو آخری دم تک مارنے میں اسرائیل کی حمایت کرتا ہوں ! !

بیان ختم ہو گیا اس کا چند لفظی بیان ہے جو ڈٹ کے کر رہا ہے پوری دنیا کے میڈیا پر خطاب کرتے ہوئے آپ چاہیں تو ہمارے جامعہ مدنیہ جدید کا جو وٹس ایپ کا مجموعہ ہے اس میں یہ آئی ہے اس کو دیکھ لیں !

اللہ سے ڈریں :

اللہ سے ڈریں استغفار کریں کفر آپ کے خلاف ایک ہو گیا ! اور ہم مسلمان کیا ہیں ؟ پیپلز پارٹی والا پی ٹی آئی والے کا منہ دیکھنے کے لیے تیار نہیں ہے اور پی ٹی آئی والا مسلم لیگ ن کا منہ دیکھنے کے لیے تیار نہیں ہے ، یہی حال پیپلز پارٹی کا ان کا سب کا آپس میں ہے ، سچ سچ بتائیے ایسا بیان جو اس نے جاری کیا نواز شریف صاحب ویڈیو پر آ کر جاری کر سکتے ہیں کہ میں افغانستان کے مجاہدین، غزہ کے مجاہدین، شام کے مظلوم مجاہدین کے ساتھ کھڑا ہوں اور میں آخری دم تک یہودیوں سے

جب تک انتقام پورا نہیں لیا جائے گا میں ان کے ساتھ کھڑا رہوں گا اور ان کے ساتھ شریک رہوں گا کیا نواز شریف صاحب ایسا بیان جاری کر سکتے ہیں ؟ (بیک زبان مجمع کا جواب) نہیں ! ! شہباز شریف صاحب ؟ (بیک زبان مجمع کا جواب) نہیں ! عمران خان ؟ (بیک زبان مجمع کا جواب) نہیں ! آپ سب کہہ رہے ہیں ایک زبان ہو کر نہیں کہہ سکتے !

مگر ایک ''دیوانہ'' یہ بات کہہ سکتا ہے وہ ہے ''مولوی'' ! مولوی یہ بیان دے سکتا ہے جس کو آپ بات کرنے کے قابل نہیں سمجھتے !

یاد رکھیں کبھی بھی ہمیں اور آپ کو عزت نصیب نہیں ہوگی اگر آپ کی یہی سوچ رہی آج توبہ کر کے اُٹھیں کہ اے اللہ یہ اب تک جو ہم نے کیا کفر کی مدد کی ، ہم نے منافقین کی مدد کی کیونکہ ان تمام پارٹیوں کو امداد کہاں سے آتی ہے ؟ امریکہ ، برطانیہ ، این جی اوز ، نیٹو سے مدد آتی ہے ان کے ڈالروں کے مطابق یہ سوتے بھی ہیں اور ڈالر ہی پر یہ جاگتے بھی ہیں ! پاکستان کی بات کرتے ہیں اسلام اور مذہب کی ہم سب بات کرتے ہیں اور فکر اور عمل ہمارا یہ ہے اس لیے میرے عزیز بھائیو ! توبہ کرو استغفار کرو ہزاروں میں دو چار علماء کے گھرانے بھی ایسے ہیں جو پی ٹی آئی یا پیپلز پارٹی کی بات کرتے ہیں انہیں تو بہت بڑی توبہ کرنی چاہیے سجدے میں گر جائیں اور جب تک ان کا ضمیر نہ آواز دے سجدے سے مت اُٹھیں کہ اتنا بڑا گناہ کا ارتکاب کیا ہم نے ! !

میں ان مواقع پر عام روایتی خطاب نہیں کرتا روایتی خطاب تو ہم آپ روز سنتے ہیں مگر میں اس قسم کی باتیں کرنا اپنا شرعی فریضہ سمجھتا ہوں کہ اگر میں نے یہ نہ کی تو میری پکڑ خدانخواستہ ہو سکتی ہے دنیا میں بھی سزا مل سکتی ہے اور آخرت میں بھی پکڑ ہو سکتی ہے ! اس فریضے کی خاطر میں آپ کا خیر خواہ ہوں آپ کو بھی میرا خیر خواہ ہونا چاہیے یا نہیں ہونا چاہیے ؟

ایک درخواست :

اس لیے آپ سب سے درخواست ہے کہ آپ جمعیة علماء اسلام سے جڑ جائیں آپ آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں کہ علماء کی مذہبی اور سیاسی قوت اگر کوئی ہے تو وہ صرف ''جمعیة علماء اسلام'' ہے !

اگر کوئی اور ہے تو بتا دیں، تبلیغی جماعت تو نہیں ہے وہ تو خود کہتے ہیں ہم سیاست نہیں کرتے ! اور کہنا بھی چاہیے انہیں، کیونکہ ان کا کام اور نوعیت کا ہے وہ ہمارے ہیں ہم ان کے ہیں ! رتی بھر ہمارے میں اور ان میں اجنبیت نہیں ہے یہ غلط فہمی ذہن سے نکال دینی چاہیے وہ ہم اور ہم وہ ہیں ! ! ہماری ختم نبوت کی جماعت ہے وہ اور ہم ایک ہیں ! لیکن ان سب پر چھتری اگر کوئی ہے تو وہ جمعیۃ علماء اسلام سب کے اوپر چھتری ہے ! اگر جمعیۃ کی چھتری خدانخواستہ پھٹ گئی اور اس پر کاری ضرب کفر نے لگا دی تو یاد رکھو کہ نہ تبلیغی جماعت بچ سکے گی، نہ دینی مدارس بچ سکیں گے، نہ تنظیمیں بچ سکیں گی آپ اور ہم سب کو وہ نشانے پر لے چکے ہیں وہ داڑھی مونڈے کو بھی قتل کریں گے داڑھی والے کو بھی قتل کریں گے وہ شلوار قمیص والے کو بھی قتل کریں گے وہ پتلون کوٹ والے کو بھی قتل کریں گے ! ! کیا شام میں جو قتل ہوئے ہیں اور شہید ہوئے ہیں ہمارے مسلمان بھائی وہ آپ اور میری طرح شلوار قمیص پہنتے ہیں، بتائیں ؟ ان میں اکثر داڑھی والے ہیں یا داڑھی منڈھے ہیں ؟ داڑھی منڈے ہیں سب کو شہید کر دیا انہوں نے ! !

ان میں ایسی عورتیں بھی تھیں جو بے پردتھیں اور پردے والی بھی تھیں، کیا پردے والی کو قتل کیا اور بے پرد کو چھوڑا ؟ نہیں چھوڑا، لہٰذا کسی دھوکے میں نہ رہیں، شام میں یہی ہوا اسی طرح بغیر کسی فرق کے سب کو شہید کیا، فلسطین میں بھی اسی طرح کر رہے ہیں، عراق میں بھی یہی ہوا عراق میں اکثریت داڑھی منڈھوں کی ہے امریکہ اور برطانیہ اور نیٹو نے بمباری کر کے کتنے لاکھ افراد کو وہاں شہید کیا ! کیا داڑھی والے تھے ؟ علماء تھے ؟ شلوار قمیض پہنتے تھے ؟ نہیں پتلون، کوٹ، داڑھی مونڈھے تھے پھر کیا جرم تھا ؟ بس کلمہ گو ہونا جرم تھا !

یاد رکھیں کفر کے اس وار سے آپ کو مسلم لیگ نہیں بچا سکے گی، پی ٹی آئی نہیں بچائے گی، پیپلز پارٹی نہیں بچائے گی، اگر بچنا چاہتے ہو تو اللہ کے دیے ہوئے دین اور نظام اور اس نظام کی علمبردار جماعت ''جمعیۃ علماء اسلام'' کی چھتری کے نیچے آؤ اور اس کو مضبوط پکڑو اس میں ہماری آپ کی خیر بھی ہے عزت بھی ہے مضبوطی بھی ہے دین کی سربلندی بھی ہے !

کفر کا سب سے پہلا ہدف :

ورنہ آپ کے یہی مدرسے جن میں آپ کے ان عزیز بچوں نے پڑھا یہ خطرے میں ہیں یہ سب سے پہلا ہدف ہے کفر کا ، جمعیۃ علماء اسلام بھی بعد میں ہدف ہے ، پہلے ان کا ہدف مدرسہ ہے ! کیونکہ جمعیۃ علماء اسلام کہاں سے آئی ، آسمان سے آئی ؟ نہیں بلکہ مدرسہ سے آئی ! حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ سیاست کے علمبردار عالمی لیڈر تھے یا نہیں تھے ، کہاں سے آئے ؟ دارالعلوم دیوبند سے ، حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سیاست کے بھی قائد تھے پیروں کے بھی قائد تھے ان جیسی عظیم خانقاہ برصغیر میں کوئی نہیں ، سب ان کا فیض ہے پیر بھی بڑے تھے محدث بھی بڑے تھے سیاستدان بھی بڑے تھے وہ کہاں سے آئے ؟ کالج سے ، نہیں دارالعلوم دیوبند سے ! تمام سیاسی بزرگ جتنے بھی تھے تمام سیاسی پیر جتنے بھی تھے جنہوں نے قربانیاں دیں اور آپ کی خاطر قربانیاں دیں ہماری خاطر وہ سب کے سب مدرسے کا فیض ہے ! اس لیے کفر کی پہلی کوشش یہ ہے کہ دینی مدرسوں کو ختم کردو ! جب دینی مدرسہ ختم ہوگا تو اس وقت کی قیادت مزید دس سال زندہ رہے گی بیس سال رہے گی پھر ان کی نسلیں آجائیں گی زیادہ سے زیادہ وہ بیس سال گزاریں گی چالیس سال بعد قیادت نہ تبلیغی جماعت کو ملے گی ، نہ جمعیۃ علماء اسلام کو ملے گی ، نہ ختم نبوت والوں کو ملے گی تو ''مدرسہ'' اصل چیز ہے میری بات سمجھ میں آرہی ہے یا نہیں سمجھ میں آرہی ؟ تو دیکھو دینی مدارس سے زیادہ قیمتی کوئی چیز نہیں ہے ! !

کالج :

کالج یونیورسٹیوں سے اپنی نسلوں کو بچاؤ یہ برباد کر رہی ہیں آپ کی نسلوں کو ، یہ جو امریکی لیڈر رہے جس کا بیان سنایا ہے یہ کہاں سے نکلا ہے ؟ کالج سے ! نیتن یاہو کہاں سے نکلا ہے ؟ کالج سے ! مدرسہ سے پڑھا ہے اس نے ؟ نہیں کالج سے پڑھا ہے ، بس اپنے یہودی مدرسے سے جڑا رہا یہ جو بائیڈن ہے اور پیوٹن ہے روس کا اور چین کے لیڈر یہ سب ہمارے آپ کے دشمن ہیں !

چین ہمارا وفادار نہیں ہے، اپنے مفادات کی وجہ سے ہر کوئی وفادار ہو جاتا ہے ہم بھی مفاد کی وجہ سے ان سے دوستی کر لیتے ہیں، توڑ لیتے ہیں، وہ ایک عالمی سیاست کا تقاضا ہے وہ الگ چیز ہے، لیکن یہ کوئی مدرسے سے نکلے ہوئے ہیں ؟ یہ سب کالج یونیورسٹیوں کے پیداوار ہیں جو پوری دنیا میں خون ریزی کر رہے ہیں جو بم مار مار کر اب تک تین کروڑ آدمیوں کو ستر اسی سال میں قتل کر چکے ہیں جن میں بڑی تعداد تقریباً دو کروڑ کے قریب صرف مسلمانوں کی ہے ! ! باقی کافر تو یہ خونخوار درندے ہیں اور ان کا نام لینے والے اسلامی ملکوں کے مسلمان لیڈر ہمارے اور آپ کے رہبر نہیں ہو سکتے، اگر انہیں رہبر بنالیا تو تباہی کے علاوہ کچھ بھی حاصل نہ ہوگا ! !

وقت مختصر ہے اتنی باتیں بھی اگر سمجھ میں آ گئیں اور آپ نے اور ہم نے ان پر عمل کر لیا تو یہ میری نجات کا بھی ذریعہ بنے گی اور آپ کی نجات کا بھی ذریعہ بنے گی اِنْ شَاءَ اللّٰہ

اللہ تعالیٰ اس پڑھنے پڑھانے کو قبول فرمائے ان مدارس کی حفاظت فرمائے اہل حق کی حفاظت فرمائے اور غزہ میں شام میں جہاں جہاں مجاہدین برسر پیکار ہیں اللہ ان کی مدد و نصرت فرمائے ان کو غلبہ عطاء فرمائے ثابت قدم فرمائے اللہ تعالیٰ ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائے اور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کی شفاعت اور ان کا ساتھ نصیب فرمائے آمین ! وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب دامت برکاتہم کے آڈیو بیانات
(درسِ حدیث و خطباتِ جمعہ) جامعہ مدنیہ جدید کی ویب سائٹ پر سنے جاسکتے ہیں
http://www.jamiamadniajadeed.org

نتائج سالانہ امتحان دورہ حدیث شریف (۱۴۴۶ھ/ ۲۰۲۵ء)

﴿ جامعہ مدنیہ جدید محمد آباد رائیونڈ روڈ لاہور ﴾

نمبر شمار	نام	ولدیت	ضلع	حاصل کردہ نمبر	تقدیر
1	انیس ارشاد	ارشاد بابر	قصور	317	جید
2	تیمور حمید	عبدالحمید	سرگودھا	522	ممتاز
3	ثمر عباس	خضر	خانیوال	255	مقبول
4	جمال الدین	صفت خان	چترال	298	جید
5	حافظ احمد یٰسین	محمد یٰسین	فیصل آباد	428	جید جداً
6	حافظ عبداللہ	محمد زکی	سکھر	267	مقبول
7	حفیظ الرحمٰن	ژانو خان	چترال	273	مقبول
8	حفیظ اللہ	حبیب اللہ	گوجرانوالہ	276	مقبول
9	حمید اللہ	زارے جان	جنوبی وزیرستان	284	مقبول
10	خواجہ محمد قاسم عبداللہ	ناصر علی	سرگودھا	365	جید جداً
11	راشد علی	محمد اشرف	قصور	337	جید
12	رحمت اللہ	عزیز اللہ	شیخوپورہ	278	مقبول
13	رسول بخش	عبدالنبی دیپال	سبی	240	مقبول
14	سعید الرحمٰن	مومین محمد	ٹانک	275	مقبول
15	سیف اللہ	شفیق احمد	سدھنوتی کشمیر	477	ممتاز
16	شعیب علی	جعفر اقبال	قصور	367	جید جداً
17	شوکت اللہ	زارے جان	جنوبی وزیرستان	255	مقبول
18	عبدالوحید	عمر دین	قصور	380	جید جداً

19	عزیز الرحمٰن	حافظ اللہ بخش	بہاولپور	311	جید
20	عقاب اللہ	میر حبیب خان	میر علی	319	جید
21	عمار عارف	محمد عارف	قصور	275	مقبول
22	عمیر خان	محکم خان	فیصل آباد	316	جید
23	فہد اللہ	عالم زیب	باجوڑ	435	جید جداً
24	کفیل احمد	شکیل احمد	قصور	249	مقبول
25	کلیم اللہ	محمد سعید	کوہاٹ	361	جید جداً
26	گل ریز خان	فیروز خان	کراچی	323	جید
27	محمد احسان	شیر عالم	لاہور	314	جید
28	محمد احمد	اللہ دتہ	مظفر گڑھ	510	ممتاز
29	محمد ارسلان	محمد سردار	قصور	250	مقبول
30	محمد اسامہ	شوکت علی	سرگودھا	312	جید
31	محمد اسامہ	عبد الغفور	لاہور	261	مقبول
32	محمد اسحاق	دلمراد	کیچ	268	مقبول
33	محمد افضل	پرویز اختر	قصور	348	جید
34	محمد آصف	محمد اسلم	اوکاڑہ	292	مقبول
35	محمد بلال رفیق	محمد رفیق	قصور	235	مقبول
36	محمد جاوید	محمدی گل	سوات	255	مقبول
37	محمد حامد حمید	عبد الحمید	لاہور	504	ممتاز
38	محمد خان	محمد دل	بنوں	380	جید جداً
39	محمد دلشاد	عبد الجمال ناصر	قصور	346	جید
40	محمد ذیشان	تحصیل خان	بہاولنگر	249	مقبول

41	محمد سعد عبداللہ	صغیر احمد انجم	سرگودھا	408	جید جداً
42	محمد سفیان	منظور احمد	اوکاڑہ	245	مقبول
43	محمد شفیق	حاجی بابو	کوہستان	427	جید جداً
44	محمد شال	غلام رسول	ڈیرہ اسماعیل خان	457	جید جداً
45	محمد عادل	محمد پرویز	مانسہرہ	326	جید
46	محمد عزیر	ملک امان	صوابی	429	جید جداً
47	محمد علی	انور رشید	لاہور	292	مقبول
48	محمد عمر	محمود الحسن	لاہور	279	مقبول
49	محمد فرمان	شبیر احمد	لاہور	245	مقبول
50	محمد مطیع اللہ	محمد مشتاق	شیخوپورہ	285	مقبول
51	محمد نعیم	غلام رسول	لاہور	531	ممتاز
52	محمد وقاص	محمد فاروق	پشاور	425	جید جداً
53	محمد وقاص	محمد نعیم	لاہور	349	جید
54	محمد وقاص	سرفراز احمد	قصور	244	مقبول
55	محمد یاسر	خیر البشر	لاہور	243	مقبول
56	محمد عبیداللہ	نیامت علی	گوجرانوالہ	445	جید جداً
57	مرزا خان	اختر خان	ژوب	248	مقبول

اخبار الجامعہ

﴿ مولانا انعام اللہ خان صاحب، فاضل و ناظم جامعہ مدنیہ جدید ﴾

یکم فروری ۲۰۲۵ء بروز ہفتہ امتحانی مرکز جامعہ مدنیہ جدید میں وفاق المدارس کے سالانہ امتحانات منعقد ہوئے جس میں بشمول جامعہ مدنیہ جدید کل 180 طلباء نے شرکت کی۔

۶ رشعبان المعظم ۱۴۴۶ھ/ ۵رفروری ۲۰۲۵ء کو جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے امیر شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب مدظلہم عمرہ کی سعادت کے لیے حرمین شریفین تشریف لے گئے ۲۳ رشعبان المعظم ۱۴۴۶ھ/۲۲رفروری ۲۰۲۵ء کی شب رات ایک بجے بخیر و عافیت واپس تشریف لے آئے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، آمین !

۸رفروری ۲۰۲۵ء بروز ہفتہ حسب سابق جامعہ مدنیہ جدید میں استاذ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہم نے دورہ صرف ونحو کا آغاز کیا اور ۲۶رفروری کو اختتام پذیر ہوا والحمد للہ

۸رفروری ۲۰۲۵ء بروز ہفتہ جامعہ مدنیہ جدید میں علماء وطلباء کے لیے جامعہ مدنیہ جدید کے فاضل مولانا ذی شان اکرم صاحب چشتی کی زیرِ نگرانی ۱۵ روزہ مختصر کمپیوٹر کورس کا آغاز ہوا اور ۲۱رفروری کو اختتام پذیر ہوا والحمد للہ

۲۲رفروری ۲۰۲۵ء بروز ہفتہ بعد نمازِ ظہر حضرت مولانا سیّد محمو میاں صاحب دامت برکاتہم فاضل جامعہ مدنیہ جدید مولانا اشرف محمود صاحب کی دعوت پر تکمیل حفظ القرآن کی تقریب میں شرکت کے لیے جامعہ الیاسیہ شیخوپورہ روڈ گوجرانوالہ تشریف لے گئے جہاں آپ نے سامعین سے علم کی اہمیت کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

وفیات

☆ ۱۴؍فروری ۲۰۲۵ء کو جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کے امیر وسینیٹر مولانا عبدالواسع صاحب مدظلہم کی والدہ صاحبہ طویل علالت کے بعد انتقال فرما گئیں۔

☆ ۱۵؍فروری کو مورخِ ملت حضرت اقدس مولانا سید محمد میاں صاحبؒ کے مایہ ناز شاگرد حضرت مولانا قاضی محمد اطہر صاحب مبارک پوریؒ کے صاحبزادے حضرت مولانا قاضی سلمان مبشر صاحب مدنی مبارک پوریؒ ہندوستان میں انتقال فرما گئے۔

☆ ۲۲؍فروری کو جامعہ مدنیہ لاہور کے مدرس مولانا قاری محمد سعید صاحب کے والد محمد نذیر عالم صاحب اچانک فاروق آباد شیخوپورہ میں انتقال فرما گئے۔

اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق نصیب ہو، آمین ! جامعہ مدنیہ جدید اور خانقاہِ حامدیہ میں جملہ مرحومین کے لیے ایصالِ ثواب اور دعائے مغفرت کرائی گئی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، آمین !

جامعہ مدنیہ جدید کی ڈاکومنٹری

DOCUMENTARY OF JAMIA MADNIA JADEED

جامعہ مدنیہ جدید کی صرف آٹھ منٹ پر مشتمل مختصر مگر جامع ڈاکومنٹری تیار کی جاچکی ہے
جس میں جامعہ کا مختصر تعارف اور ترقیاتی وتعمیراتی منصوبہ جات دکھائے گئے ہیں
قارئین کرام درجِ ذیل لنک پر ملاحظہ فرمائیں

https://www.youtube.com/watch?v=t8WJgaZGMFI&t=3s

جامعہ مدنیہ جدید و مسجد حامدؒ
کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجیے

بانئ جامعہ حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمہ اللہ نے جامعہ مدنیہ کی وسیع پیمانے پر ترقی کے لیے محمد آباد موضع پاجیاں (رائیونڈ روڈ لاہور نزد چوک تبلیغی جلسہ گاہ) پر برلبِ سڑک جامعہ اور خانقاہ کے لیے تقریباً چوبیس ایکڑ رقبہ ۱۹۸۱ء میں خرید کیا تھا جہاں الحمد للہ تعلیم اور تعمیر دونوں کام بڑے پیمانہ پر جاری ہیں ! جامعہ اور مسجد کی تکمیل محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی طرف سے توفیق عطاء کیے گئے اہلِ خیر حضرات کی دعاؤں اور تعاون سے ہوگی، اس مبارک کام میں آپ خود بھی خرچ کیجیے اور اپنے عزیز و اقارب کو بھی ترغیب دیجیے ! ایک اندازے کے مطابق مسجد میں ایک نمازی کی جگہ پر پندرہ ہزار روپے (15000) لاگت آئے گی، حسبِ استطاعت زیادہ سے زیادہ نمازیوں کی جگہ بنوا کر صدقۂ جاریہ کا سامان فرمائیں !

منجانب

سیّد محمود میاں مہتمم جامعہ مدنیہ جدید و اراکین اور خدام خانقاہِ حامدیہ

خطوط، عطیات اور چیک بھیجنے کے لیے

سیّد محمود میاں ''جامعہ مدنیہ جدید'' محمد آباد 19 کلو میٹر رائیونڈ روڈ لاہور

+92 - 333 - 4249302 +92 - 333 - 4249301

+92 - 323 - 4250027 +92 - 345 - 4036960

MONTHLY ANWAR - E - MADINA LAHORE. CPL: 67

+92 333 4249302
+92 335 4249302
+92 333 4249302
jamiamadniajadeed
jmj786_56@hotmail.com
jamiamadnia.jadeed
jmj_raiwindroad
jamiamadniajadeed.org